﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۱۹/اپریل ۲۰۰۲ء | شمارہ ۱۶

۵/صفر ۱۴۲۳ ہجری قمری ۱۹/شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی

خدمتِ خلق

حضرت ابونجیح السّلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جس کو خدا کی راہ میں خدمت کرتے ہوئے بڑھاپا آگیا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے نور کا موجب بن جائے گا"۔

(مسند احمدبن حنبل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے۔

"دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے۔ اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے ﴿اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المومن:۶۱)۔ تم مجھ سے دعا کرو مَیں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہئے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ فخر اور ناز صرف صرف اسلام ہی کو ہے۔ دوسرے مذاہب اس سے بکلی بے بہرہ ہیں۔

مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک انسان (جس کو انہوں نے خدا مان لیا ہے) نے ہمارے لئے قربانی دی ہے۔ انہوں نے اس پر بھروسہ کر لیا اور سمجھ لیا کہ ہمارے سارے گناہ اس نے اٹھا لئے ہیں۔ پھر وہ کونسا امر ہے جو اس کو دعا کے لئے تحریک کرے گا۔ ناممکن ہے کہ وہ گدازشِ دل کے ساتھ دعا کرے۔ دعا تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمہ داری اور جواب دہی کو سمجھتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے آپ کو بری الذمہ تصور کرتا ہے وہ دعا کیوں کرے گا۔ اس نے تو پہلے ہی سمجھ لیا ہے کہ گناہ دوسرے شخص نے اٹھا لئے ہیں اور اس طرح پر اس کے ذمہ کوئی جوابدہی نہیں تو اس کے دل میں تحریک کس طرح ہو گی۔ اس نے اور شئے پر بھروسہ کر لیا ہے اور اس طرح پر اس طریق سے جو دعا کا طریق ہے وہ دُور چلا گیا ہے۔ غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا بالکل بے سود ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس کے دل میں وہ رقت اور جوش جو دعا کے لئے حرکت پیدا کرتا ہے، نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح پر ایک آریہ جو تناسخ کا قائل ہے اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہو سکتی اور کسی طرح پر اس کے گناہ معاف نہیں ہو سکتے وہ دعا کیوں کرے گا؟ اس نے تو یہ یقین کیا ہوا ہے کہ جُونوں کے چکر میں جانا ضروری ہے اور بیل، گھوڑا، گدھا، گائے، کتا، سور وغیرہ بننا ہے۔ وہ اس راہ کی طرف آئے گا ہی نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔

مگر یاد رکھو کہ یہ دُعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے۔ اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے"۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۱۔۲۶۳)

خدا کا نام عزیز ہے ۔ خدا میں ہوکر زندگی بسر کرنے والا ذلیل ہو ہی نہیں سکتا

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی ایسی مؤثر اور نتیجہ خیز ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی ویسا ہی تزکیہ کر سکتی ہے

جب وہ وقت آپہنچے گا کہ جو خدا نے اپنی حکمت کاملہ کے لحاظ سے دوسرے ملکوں کے مسلمان ہونے کے لئے مقرر کر رکھا ہے تب وہ لوگ دین اسلام میں داخل ہونگے

(قرآنی آیات ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے صفت عزیز کا تذکرہ اور آیات قرآنیہ کی پرمعارف تشریح)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵/اپریل ۲۰۰۲ء)

(لندن، ۵/اپریل ۲۰۰۲ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی صفت عزیز کے مضمون کے تعلق میں بعض مزید آیات قرآنیہ پیش کیں اور ان کے مضامین کی ضروری تشریحات کرتے ہوئے احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات خصوصیت سے پڑھ کر سنائے۔ آج سب سے پہلے حضور انور نے سورۃ الجمعہ کی آیات ۲ تا ۴ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد بخاری کی وہ حدیث پیش کی جس میں ذکر ہے کہ جب آیت ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾

نازل ہوئی اور آنحضرتؐ سے ان آخرین کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تب بھی ان میں سے کچھ اشخاص یا ایک شخص اسے وہاں سے لے آئے گا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی قوت قدسی ایسی نتیجہ خیز ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی ویسا ہی تزکیہ کر سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کے ذیل میں فرمایا ہے کہ جب وہ وقت آ پہنچے گا کہ جو خدا نے اپنی حکمت کاملہ کے لحاظ سے دوسرے ملکوں کے مسلمان ہونے کے لئے مقرر کر رکھا ہے تب وہ لوگ دین اسلام میں داخل ہونگے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ......الخ﴾ میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلینؐ کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کے تمام حروف کے اعداد سے جو ۱۲۷۵ ہیں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا جو ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ کا مصداق جو فارسی الاصل ہے اپنے نشأ ظاہر کا بلوغ اس سن میں پورا کر کے صحابہ سے مناسبت پیدا کرے گا۔ سو یہی سن ۱۲۷۵ ہجری جو آیت ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے اس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور تولّد روحانی کی تاریخ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی ایک پُر معارف تحریرات پیش فرمائیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ بھی ایک جمع ہی ہے کیونکہ اول اور آخر کو ملایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان جمع ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برکات اور فیوض کی زندگی پر دلیل اور گواہ ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے اس زمانہ کے اور بہت سے ایسے امور کا ذکر فرمایا جن سے کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں۔ غرض اس قدر سامان تبلیغ جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کا زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے تکمیل واشاعت ہدایت کا زمانہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ التغابن آیت ۱۹، سورۃ الملک آیت ۳ بھی پیش کیں اور اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی بعض تفاسیر بھی پڑھ کر سنائیں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کا نام عزیز ہے۔ خدا ایں ہو کر زندگی بسر کرنے والا ذلیل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے اپنی ذات کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح دشمنوں نے اپنی طرف سے ہمارے ذلیل کرنے کے منصوبے گانٹھے مگر عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی اس تعلق میں پڑھ کر سنائے۔ ایک الہام میں ہے کہ ہم تجھے عزت دینا چاہتے ہیں اور تیری حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔

بیرون ملک سے جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت کے خواہاں حضرات کی خدمت میں

ضروری اور اہم اطلاع

(۱)...... جو معزز مہمان بذریعہ کار/وین تشریف لا رہے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ بوجہ قلتِ جگہ اس سال کار پارکنگ کا انتظام اسلام آباد۔ (ٹلفورڈ) کی حدود سے باہر کیا گیا ہے اور کسی کو بھی اسلام آباد کی اندرونی حدود میں پارکنگ کی قطعاً اجازت نہ ہو گی۔

(۲)...... معذور مہمانوں کے لئے پارکنگ بھی اُسی ایریا میں ہو گی۔ البتہ ان کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جگہ رکھی گئی ہے جہاں سے اُن کو جلسہ گاہ لے جانے اور پھر اختتام جلسہ پر واپس لانے کا انتظام ہو گا۔

(۳)...... وہ دوست جو اپنی کار/وین پر بیرون ملک سے تشریف لا رہے ہیں اُن کے قیام وطعام کا انتظام "بیت الفتوح" مورڈن، (سرے) میں کیا جارہا ہے۔ درخواست ہے کہ تشریف آوری سے قبل وہ اپنے کوائف یعنی تعداد افراد (مرد وزن اور بچگان) سے دفتر افسر جلسہ سالانہ یو۔کے کو مطلع فرماویں تو انتظامیہ کو ضروری انتظامات کی تکمیل میں سہولت ہو گی۔ مزید عرض ہے کہ جلسہ پر جانے کے لئے وہ اپنی کار/وین ہی کو اسلام آباد کے لئے استعمال کریں گے۔

(۴)...... حسب سابق ذاتی خیمہ جات کے نصب کرنے کی اسلام آباد میں سہولت میسر ہو گی۔ مگر کاروں/وینوں کو خیموں کے گرد و نواح پارکنگ کی ممانعت ہے۔

مکرر عرض ہے کہ اندرون اسلام آباد پارکنگ قطعی ممنوع ہے۔

امید ہے کہ تمام مہمان انتظامیہ سے بھرپور تعاون فرمائیں گے۔ آخر میں جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (افسر جلسہ سالانہ، یو۔کے)

جماعت احمدیہ فرانس کے دسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام چوتھی کامیاب تبلیغی کانفرنس

(رپورٹ: تمثیلہ اعجاز۔ فرانس)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فرانس کا بابرکت جلسہ سالانہ اپنی روائتی شان و شوکت کے ساتھ مورخہ ۲۹، ۳۰/دسمبر ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ، اتوار بیت السلام سینٹ پری میں منعقد ہوا۔

جلسہ کی تیاری میں ہر فرد جماعت نے بڑے شوق اور جذبہ سے حصہ لیا۔ محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے انتظامی امور کی بجا آوری کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کے تمام اراکین نے بڑی محنت اور لگن سے جلسہ کے تمام انتظامات کئے۔ جلسہ کے انتظام کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔

مورخہ ۲۹/دسمبر ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فرانس نے لوائے احمدیت فضا میں بلند کیا اور محترم حفیظ ملک صاحب نے فرانس کا جھنڈا لہرایا جس کے بعد تلاوت قرآن کریم سے باقاعدہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ مقررین نے اس موقعہ پر مختلف علمی موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ مقررین میں صدر انصار اللہ جماعت احمدیہ بورکینا فاسو مکرم رشید احمد صاحب بھی شامل تھے۔ کیونکہ وہ بھی اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ایمان افروز ارشادات کی روشنی میں قیمتی نصائح فرمائیں۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس جلسہ میں علاقہ سینٹ پری کے میئر نے جماعت احمدیہ فرانس کے لئے اپنی طرف سے خیر سگالی کا پیغام بھجوایا۔ جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے دوسرے اجلاس میں ایک مجلس سوال وجواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس مجلس میں ۳۵۵ غیر از جماعت احباب نے شمولیت کی اور اس موقعہ پر تین افراد نے بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔

دوسرے روز بھی تربیتی اور علمی موضوعات پر تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ علاوہ ازیں مستورات نے اس روز اپنا الگ جلسہ بھی منعقد کیا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس نے کی۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور دعا سے یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

جلسہ کے دوران مردانہ اور زنانہ دونوں جلسہ گاہوں میں بک سٹال بھی لگائے گئے تھے جن پر اردو اور فرانسیسی دونوں زبانوں میں جماعتی لٹریچر رکھا گیا تھا۔

تبلیغی کانفرنس

لجنہ اماء اللہ فرانکوفون

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ فرانس کے شعبہ تبلیغ کے تحت چوتھی تبلیغی کانفرنس فرانکوفون کا کامیاب انعقاد بیت السلام سینٹ پری کے لجنہ ہال میں مورخہ ۱۳/جنوری ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد دوپہر ہوا۔

اس کانفرنس میں لجنہ کی ممبرات کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان خواتین نے بھی شرکت کی، جن کا تعلق مختلف اقوام سے تھا۔

کانفرنس کی تمام کارروائی صدر لجنہ اماء اللہ فرانس کی زیر صدارت ہوئی۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور مختلف موضوعات پر ممبرات نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مجلس سوال وجواب کی کیسٹ بھی سنائی گئی جو ۲/مئی ۱۹۹۷ء کو منعقد ہوئی تھی۔

تقاریر اور کیسٹ سنانے کے بعد ایک مجلسِ سوال وجواب بھی ہوئی جو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی اور سیکرٹری تبلیغ نے غیر از جماعت خواتین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس موقعہ پر تبلیغی سٹال بھی لگائے گئے۔ آخر پر محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

برطانیہ کے گھروں میں تشدد سے ہر تیسرے روز ایک عورت مر جاتی ہے

برطانیہ میں ہر تیسرے روز گھروں میں تشدد کے باعث ایک عورت مر جاتی ہے۔ یہ انکشاف خواتین کے امور کی وزیر بار برا روش نے کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ گھروں میں کسی نہ کسی مرحلہ پر ہر چار میں سے ایک عورت پر تشدد کیا جاتا ہے۔ بار برا روش نے کہا ہے کہ عام گھروں میں جو تشدد ہوتا ہے وہ کسی خاص طبقہ تک محدود نہیں۔ اس کا نشانہ ججوں اور ڈاکٹروں کی بیویاں بھی بنتی ہیں۔ جبکہ فیکٹری ورکروں اور ڈسٹ مین کی بیویاں بھی ہوتی ہیں۔ بار برا روش نے یہ بات اس وقت کہی جب وہ "بیویوں کو پیٹنے" کی قیمت کے بارے میں منصوبہ کا افتتاح کر رہی تھیں انہوں نے ٹی یو سی کی ویمن کانفرنس کو بتایا کہ گھروں میں تشدد سے پولیس کے وقت، نیشنل ہیلتھ سروس کے علاج، بچوں کی دیکھ بھال اور کام کا وقت ضائع ہونے کا باعث سرکاری خزانہ کو ہر سال کئی ارب پونڈ کا نقصان ہوتا ہے۔ خیراتی ادارہ ریفیوجی نے جسے ہر ہفتہ ایک ہزار فون کالیں ملتی ہیں مطالبہ کیا ہے کہ ظالم خاوندوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ مقدمات قائم کئے جائیں۔

(روزنامہ جنگ لندن ہفتہ ۱۶/مارچ ۲۰۰۲ء صفحہ ۱)

احمدیہ مسئلہ
قومی اسمبلی میں

اللہ وسایا کی کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" پر تبصرہ

(مجیب الرحمان ۔ایڈوکیٹ)

(چوتھی قسط)

(۹)

غیرتِ ناموسِ محمد ﷺ

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ زندگی بھر آریوں اور عیسائیون سے چومکھی لڑائی لڑتے رہے۔ عیسائی پادریوں نے ایک اودھم مچا رکھا تھا اور آنحضرت ﷺ کی شان میں بے لگام گستاخیوں کے مرتکب ہو رہے تھے، اور بے جا اور دل آزار اعتراضات کر رہے تھے اور باوجود بار بار کی فہمائش کے باز نہ آئے تو حضور ﷺ سے محبت اور غیرت کا تقاضہ یہ تھا کہ پادریوں کو منہ توڑ جواب دیا جاتا۔ اور حضرت مرزا صاحب نے نامِ محمد ﷺ کی غیرت میں پادریوں کو ان کے اپنے اعتقادات کا آئینہ دکھایا۔

حیرت در حیرت اس امر پر ہے کہ ریفرنس تو یہ تھا کہ "جو لوگ حضور ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اسلام میں اُن کی حیثیت کیا ہے"۔ جو ریفرنس خصوصی کمیٹی کے سامنے تھا یا جو قرارداد حزب اختلاف نے پیش کی اس میں سے کسی میں بھی یہ سوال شامل نہیں تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتب میں حضرت عیسیٰؑ کی توہین کی ہے۔ لیکن محض معاملے کو طول دینے، الجھانے اور عوام کے ذہنوں میں اشتعال پیدا کرنے کے لئے یہ سوال بھی اُٹھایا گیا اور طویل جرح کی گئی۔

اللہ وسایا نے اپنی مرتب کردہ کتاب کے صفحہ ۸۵،۸۶ پر اس مضمون پر کئے گئے سوالات اور جوابات نقل کئے ہیں اور جوابات بالبداہت مکمل نقل نہیں کئے، ان میں قطع و برید کی گئی ہے۔ اصل جواب جو دیا گیا وہ تو اسمبلی کی کارروائی شائع ہونے پر ہی سامنے آئے گا مگر یہ اعتراض جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کوئی پہلی مرتبہ نہیں کیا گیا تھا، نہ ہی علماء حضرات سے اصل صورتِ حال پوشیدہ تھی۔ اس قسم کی باتیں دہرا کر، گویا اراکینِ اسمبلی کو متاثر کیا جا رہا تھا اور جناب مفتی محمود صاحب کی اُس پریشانی کا، جس کا اوپر ذکر آچکا ہے، یہ حل نکالا گیا تھا کہ ممبران کو مشتعل کر کے مرزا ناصر احمد صاحب کے بیان کا اثر زائل کیا جائے۔ چونکہ اللہ وسایا نے اپنی کتاب میں گمراہ کن سوال شائع کیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ اصل صورتِ حال جماعت کے لٹریچر اور اس دور کے پس منظر میں پیش کر دی جائے۔

حضرت مرزا صاحب پر حضرت عیسیٰؑ کی توہین کا الزام نہ صرف غلط بلکہ خلافِ عقل ہے کیونکہ مرزا صاحب خود مثیلِ مسیح ہونے کے مدعی تھے۔ حضرت مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"جس حالت میں مجھے دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں اگر نعوذ باللہ حضرت عیسیٰؑ کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتاتا"۔

(اشتہار ۲۷/ دسمبر ۱۸۹۷ء حاشیہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۷۰)

چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے بار بار اس الزام کی تردید کی اور فرمایا:۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خداتعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خداتعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شانِ بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے"۔

(ایام الصلح۔ ٹائٹل پیج صفحہ ۲، روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۲۲۸)

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے تصورات جدا جدا ہیں۔ عیسیٰ ابن مریم اور یسوع تاریخی طور پر ایک ہی وجود ہیں۔ ناصرہ کے مقام پر حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ جس کو قرآن کریم عیسیٰ ابن مریم کہتا ہے وہ اللہ کے ایک برگزیدہ رسول تھے۔ انکی عظمت قرآن شریف میں بیان ہوئی ہے۔ انہوں نے کبھی خدائی یا خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ موحّد تھے، کبھی تثلیث کی تعلیم نہیں دی۔ یہ عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں مسلمانوں کا تصور ہے۔ قرآن حکیم نے ابن مریم ہونے کے علاوہ حضرت عیسیٰؑ کا شجرۂ نسب بیان نہیں کیا۔ مگر عیسائیوں کے ہاں یسوع کا شجرۂ نسب ملتا ہے اور جو کچھ رطب و یابس عیسائیوں کی بائبل میں درج ہے اسکے مطابق یسوع کی دونانیاں نعوذ باللہ کسبیاں تھیں۔ یہ آیات آج تک کسی نے بائبل سے حذف نہیں کیں۔ یسوع کی جو شخصیت بائبل سے ظاہر ہوتی ہے اسکے مطابق یسوع شراب بھی پیا کرتے تھے اور بھی بہت سی لغویات یسوع کے بارے میں بائبل میں ملتی ہیں۔ اس فرضی مسیح کے بارے میں خود مولانا مودودی لکھتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں ہیں جو عالمِ واقع میں ظاہر ہوا تھا، بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اس کو خدا بنا لیا ہے"۔

("تفہیم القرآن" جلد ۱ صفحہ ۴۹۱ سورۃ النساء)

حضرت مرزا صاحب نے پادریوں کو انہی کے اعتقادات دکھائے۔ مگر ساتھ ساتھ ہمیشہ اس امر کی وضاحت فرماتے رہے کہ ان کا روئے سخن اس فرضی یسوع کی طرف ہے جو عیسائیوں کے مُسلّمہ صحیفوں سے نظر آتا ہے۔ اور اس فرضی مسیح کا نقشہ جو بائبل سے ابھرتا ہے وہ عیسائیوں کو بطور آئینہ کے دکھایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسوع کا تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں............ اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خداتعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا............"۔

(ضمیمہ "انجام آتھم" صفحہ ۱۸۔۱۹، روحانی خزائن جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۲۹۲۔۲۹۳)

اور اس طرزِ خطاب کا پس منظر بیان کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"چونکہ پادری فتح مسیح متعین فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے ہماری طرف ایک خط نہایت گندہ بھیجا اور اس میں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ پر............ تہمت لگائی اور سوا اس کے اور بہت سے الفاظ بطریق سبّ و شتم استعمال کئے۔ اس لئے قرینِ مصلحت معلوم ہوا کہ اس کے خط کا جواب شائع کر دیا جاوے۔ لہٰذا یہ رسالہ لکھا گیا۔ امید ہے کہ پادری صاحبان اس کو غور سے پڑھیں اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ یہ تمام پیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شانِ مقدس کا بہر حال لحاظ ہے اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی سخت مجبوری سے۔ کیونکہ اس نادان (فتح مسیح۔ ناقل) نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت ﷺ کو نکالی ہیں اور ہمارا دل دکھایا ہے"۔ (نور القرآن" نمبر ۲ صفحہ ۱، روحانی خزائن جلد نمبر ۹ صفحہ ۳۷۶)

یہ وضاحت مرزا صاحب کی تحریرات میں جگہ جگہ موجود ہے کہ:۔

"پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات اُس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں"۔

("تبلیغ رسالت" جلد ۵ صفحہ ۸۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خداتعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔ اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔...... ہمارے پاس ایسے پادریوں کی کتابوں کا ایک ذخیرہ ہے جنہوں نے اپنی عبارت کو صدہا گالیوں سے بھر دیا ہے جس مولوی کی خواہش ہو وہ آکر دیکھ لیوے"۔

(اشتہار "ناظرین کے لئے ضروری اطلاع"، ۲۰/دسمبر ۱۸۹۵ء نور القرآن نمبر ۲، روحانی خزائن جلد نمبر ۹ صفحہ ۳۷۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کو افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک ایسے شخص کے مقابل پر یہ نمبر نور القرآن کا جاری ہوا ہے جس نے بجائے مہذّبانہ کلام کے ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ کی نسبت گالیوں سے کام لیا ہے اور اپنی ذاتی خباثت سے اس امام الطیبین و سیّد المطہرین پر سراسر افتراء سے ایسی تہمتیں لگائی ہیں کہ ایک پاک دل انسان کا ان کے سننے سے بدن کانپ جاتا ہے لہٰذا محض ایسے یاوہ گو لوگوں کے علاج کے لئے جواب ترکی بہ ترکی دینا پڑا۔

ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خداتعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ پر دل جان سے ایمان لائے تھے، اور حضرت موسیٰ کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے جو ایک ایسا یسوع پیش کیا ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بجزُ اپنے نفس کے تمام اوّلین آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا یعنی ان بدکاریوں کا مرتکب خیال کرتا تھا جن کی سزا لعنت ہے ایسے شخص کو ہم بھی رحمت الٰہی سے بے نصیب سمجھتے ہیں.........

ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خداتعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا اور جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے"۔

(نور القرآن نمبر ۲ بعنوان ناظرین کیلئے ضروری اطلاع، روحانی خزائن جلد نمبر ۹ صفحہ ۳۷۴۔۳۷۵)

ان تحریرات کو سیاق و سباق سے کاٹ کر عیسیٰؑ کی توہین قرار دینا کسی مسلمان کیلئے اپنی غیرت کا جنازہ نکالنے والی بات ہے۔ جب آنحضرت ﷺ پر گندے الزام لگائے گئے تو غیرت کا تقاضہ یہ تھا کہ عیسائیوں کو یسوع کے بارے میں آئینہ دکھایا جاتا۔ طرز تحریر اور زور بیان سمجھنے کی چیزیں ہیں۔ دراصل اہلِ علم اور اہلِ کلام میں یہ ایک معروف طریق ہے کہ بعض اوقات فریق مخالف کو اس کے اپنے معتقدات یا بیانات کا آئینہ دکھا کر اسے لاجواب کیا جاتا ہے۔ اس طریق کو الزامی جواب بھی کہتے ہیں۔ الزامی جواب کے بھی کئی طریق ہوتے ہیں۔ خود مرزا صاحب کے اپنے زمانے میں بعض دیگر علماء نے یہ طریق اختیار کیا۔ یہ طرز استدلال اُس زمانے کے اہل علم کے دستور کے مطابق تھا۔

بریلوی فرقہ کے لوگ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو چودہویں صدی کا مجدد مانتے ہیں

اور پاکستانی عوام کی اکثریت بریلوی ہے۔وہ لکھتے ہیں:۔

”نصاریٰ ایسے کو خدا مانتے ہیں جو مسیح کا باپ ہے.........ایسے کو جو یقیناً دغا باز ہے، پچھتا تا بھی ہے تھک بھی جاتا ہے..........“۔

(”العطایا النبویه فی الرضویه“صفحه ۷۴۰،۷۴۱)

اور یہ انداز دیگر علماء نے بھی اختیار کیا ہے۔ اہل حدیث کے عالم نواب صدیق حسن خان صاحب ایک واقعہ یوں لکھتے ہیں:۔

”ایک بار ایک ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا تھا۔ اس مجلس میں ایک عیسائی نے اس کو مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ تم کو کچھ خبر ہے کہ تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا۔ اس نے جواب دیا ہاں مجھ کو یہ خبر ہے کہ اس طرح کی دو بیبیاں تھیں جن پر تہمت زنا کی لگائی گئی تھی مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا، دوسری بی بی ایک بچہ جن لائیں۔ وہ نصرانی مبہوت ہو کر رہ گیا“۔

(”ترجمان القرآن “جلد اول صفحه۴۳۰، نواب صدیق حسن خان صاحب سورة آل عمران زیر آیت ﴿اذ قالت الملئکة یٰمریم ان اللّٰہیبشرك بکلمة منه﴾، مطبوعه مطبع احمدی لاہور)

مولوی آل حسن صاحب اپنی کتاب ”استفسار“میں جو ”ازالۃ الاوہام“ مؤلفہ مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی مہاجر مکّی کے حاشیہ پر چھپی ہے، تحریر فرماتے ہیں:۔

”ارے ذرے گریبان میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذاللہ حضرت عیسیٰؑ کے نسب نامہ مادری میں دو جگہ تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو“۔ (صفحه ۳۷)

”ان (پادری صاحبان) کا اصل دین و ایمان آکر یہ ٹھہرا ہے کہ خدا مریم کے رحم میں جنین بن کر خون حیض کا کئی مہینے تک کھاتا رہا اور علقہ سے مضغہ بنا اور مضغہ سے گوشت اور اس میں ہڈیاں بنیں اور اس کے مخرج معلوم سے نکلا اور ہگتا موتتا رہا۔ یہاں تک کہ جوان ہو کر اپنے بندے یحیٰؑ کا مرید ہوا اور آخر کو ملعون ہو کر تین دن دوزخ میں رہا“۔

(صفحه ۳۵۰،۳۵۱)

”پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کا سب بیان معاذاللہ جھوٹ ہے اور کرامتیں اگر بالفرض ہوئی بھی ہیں تو ویسی ہی ہو نگی جیسی مسیح دجال کی ہونے والی ہیں“۔(صفحه ۳۷آ)

جس دور کا ذکر ہے اُس دور میں پادریوں نے ہندوستان میں طوفان اٹھار کھا تھا۔ مسلمان مسجدوں کے علماء عیسائیت قبول کر کے پادری بن رہے تھے۔ آگرہ کی جامع مسجد کے خطیب مولانا عماد الدین، پادری عماد الدین بن گئے۔ اس ماحول میں جو اسلام کا درد رکھتے تھے اور جنہیں آنحضرت ﷺ کی غیرت تھی انہوں نے پادریوں کی طرف سے آنحضرت ﷺ پر بے جا حملوں کے جواب کے لئے وہی انداز اختیار کیا۔ یہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی غیرت کا سوال تھا۔

”انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا“۔

(متی ۲۶:۷، مرقس ۱۴:۳، یوحنا ۱۲:۷، اہل حدیث امرتسر ۳۱/مارچ ۱۹۳۹ء)

الزامی جواب کی یہ چند مثالیں دیگر بزرگوں کی کتب سے پیش کی گئی ہیں جن میں وہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ جو مبینہ سخت الفاظ حضرت مسیح کے بارے میں بیان کئے جاتے ہیں وہ دراصل اُس فرضی یسوع کے بارے میں ہیں جس کو عیسائی بطور خدا پیش کرتے تھے۔ ظلم و تعدّی کرنے والے بدزبان معترضین کے لئے الزامی جواب کا یہ انداز جو مرزا صاحب نے اختیار کیا وہ قرآن حکیم کی اس تعلیم کے عین مطابق تھا۔ ﴿وَلَاتُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُم﴾۔

اسمبلی میں موجود علماء حضرات یہ سب باتیں جانتے تھے، حضرت مرزا صاحب کی کتب ان کے پاس موجود تھیں، حوالوں اور اقتباسات کے پس منظر سے بھی واقف تھے، علم کلام اور مناظرہ کے معروف طریقوں سے بھی وہ واقف تھے اور مولانا احمد رضا خان بریلوی اور دیگر بزرگان کی طرف سے اسی انداز میں بائبل کے انہیں حوالوں سے اسی انداز میں دیئے گئے الزامی جوابات بھی علماء حضرات سے پوشیدہ نہیں تھے۔ اس کے باوجود یہ اعتراض کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذباللہ حضرت عیسیٰؑ کی توہین کی، ناقابلِ فہم ہے اور تضیع اوقات اور اشتعال انگیزی کے سوا کچھ نہیں۔ بالخصوص جب کہ یہ امر نہ وزیرِ قانون کی تحریک میں مذکور تھا، نہ حزبِ اختلاف کی قرارداد میں۔ اصل مقصد یہی تھا کہ بنیادی سوال سے گریز کیا جائے اور عوام کو الجھادیا جائے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

سو سال پہلے
تاریخ احمدیت سے

۱۹۰۲ء

”دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء“ کی تصنیف واشاعت

اس سال سے طاعون کا زور ملک میں بڑھتا جا رہا تھا بلکہ خود قادیان کے باہر ماحول میں اس کی بکثرت واردات شروع ہو چکی تھیں۔ چنانچہ حضور نے ۳/اپریل ۱۹۰۲ء کو ایک خط میں اسی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کو لکھا:

”اس وقت قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے۔ قریباً دو کوس کے فاصلہ پر اور قادیان اس وقت ایک ایسی کشتی کی طرح ہے جس کے اردگرد سخت طوفان ہو اور وہ دریا میں چل رہی ہے۔ ہر یک ہفتہ میں شاید بیس ہزار کے قریب آدمی مر جاتا ہے“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل ملک کو طاعون سے بچانے کے لئے اپریل ۱۹۰۲ء میں ”دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء“ کے نام سے ایک رسالہ شائع فرمایا جس میں حضور نے اپنے الہامات کی روشنی میں طاعون کا روحانی پس منظر بیان کرتے ہوئے خبر دی کہ طاعون آپ کی مخالفت کے باعث نمودار ہوئی ہے جو اس حالت میں فرو ہو گی جبکہ لوگ فرستادہ کو قبول کر لیں گے اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آجائیں گے۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔

مذہبی لیڈروں کو چیلنج

اس رسالہ میں حضرت اقدس نے ”الدار“ کی خصوصی اور قادیان کی عمومی حفاظت کا ذکر کر کے ہندوستان کے تمام لیڈروں کو مخاطب کر کے لکھا کہ:

”خدا نے سبقت کر کے اپنی طرف سے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگوئی کر دیں کہ پرمیشر بنارس کو طاعون سے بچالے گا۔ اور سناتن دھرم والوں کو چاہئے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ گئو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئے گی۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہئے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی۔ کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اس طرح میاں شمس الدین اور ان کی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے لئے بھی موقع ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالخالق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کر دیں اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دلّی ہے اس لئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دلّی کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا“۔

اس کے ساتھ ہی حضور نے نہایت پرشوکت الفاظ میں یہ اعلان بھی فرمایا:

”ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ اور خواہ بٹالہ میں اگر وہ قسم کھا کے کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائے گا کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر گستاخی کی“۔

حضورؑ کے اس چیلنج پر آپ کے مخالفین میں سے خواہ وہ کسی فرقہ یا طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں کسی کو بھی یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ یہ تجویز قبول کر کے اس قسم کا اعلان کرتا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت)

بھارت میں ایڈز

پاکستان میں اقوام متحدہ کی کنٹری پروگرام ایڈوائزر برائے ایڈز کرسٹان شولٹز نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے بعد جنوبی ایشیا میں بھی اب یہ مرض بہت تیزی سے پھیل رہا ہے جس کی واضح مثال بھارت ہے جو دنیا میں ایڈز سے متاثرہ دوسرا بڑا ملک ہے۔

انہوں نے کہا کہ گذشتہ بیس برس میں دنیا بھر میں تقریباً دو کروڑ افراد ایڈز کے باعث موت کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں اور ایک کروڑ تین لاکھ سے زائد بچے یتیم ہوئے۔ اس موذی مرض سے سیاسی، سماجی و معاشی ترقی پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے۔

پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے ایچ آئی وی سینٹیل سرویلینس راؤنڈ ۲۰۰۱ء سروے کے حوالے سے بتایا کہ بھارت بھر میں ۳۲۰ مقامات میں اگست اور اکتوبر کے دوران کئے گئے سروے کے نتیجے میں انتالیس لاکھ اور ستر ہزار ایڈز اور ایچ آئی وی کے متاثرہ مریض سامنے آئے ہیں۔ جو کہ گذشتہ برس کے ۳۸ لاکھ افراد سے ایک لاکھ ستر زیادہ ہیں۔

(روزنامه جنگ لندن، ۱۲/مارچ ۲۰۰۲ءصفحه ۳)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

لوگوں میں سے قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے بندے ہیں

مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے

مختلف آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا تذکرہ اور قرآنی آیات میں مذکور اہم مضامین کی ضروری تشریحات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۵؍مارچ ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۵؍امان ۱۳۸۱ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

صفت عزیز پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے وہ آج بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ . فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾(سورة ابراهيم :۵).

اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تا کہ وہ انہیں خوب کھول کر سمجھا سکے۔ پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہل سماء پر فضیلت بخشی ہے۔ اس پر لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اہل سماء پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کس طرح فضیلت بخشی ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل سماء کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَ مَنْ يَقُلْ مِنْهُم اِنِّى اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ﴾۔ یعنی ان میں سے جو کہے کہ مَیں اس (یعنی اللہ) کے سوا معبود ہوں تو اُسے ہم جہنم کی جزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو (مخاطب کر کے) فرمایا:

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُبِيْنًا يَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَأَخَّرَ﴾۔ یعنی یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے تا کہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے۔

اس پر لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ انبیاء پر آپؐ کی فضیلت کس طرح ہے؟ ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (دیگر انبیاء کے بارے میں) فرماتا ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾۔ یعنی ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تا کہ وہ انہیں خوب کھول کر سمجھا سکے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو (مخاطب کر کے) فرماتا ہے: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾ یعنی ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو سب جن و انس کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (سنن الدارمی۔ کتاب المقدمة)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بیان فرماتے ہیں:-

"لِيُبَيِّنَ لَهُمْ: معلوم ہوا کہ رسول کے نُوّاب کو بہت سی زبانیں سیکھنی چاہئیں تا کہ سب کو کھول کر دین حق سکھا سکیں"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۳؍جنوری ۱۹۱۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ جہالت سے اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں ہے کہ ہر ایک قوم کی زبان میں الہام ہونا چاہئے جیسے ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾ تم کو عربی میں ہی کیوں ہوتے ہیں؟

تو ایک تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا سے پوچھو کہ کیوں ہوتے ہیں اور اس کا اصل سِرّ یہ ہے کہ صرف تعلق جتلانے کی غرض سے عربی میں الہامات ہوتے ہیں کیونکہ ہم تابع ہیں نبی کریم ﷺ کے جو کہ عربی تھے۔ ہمارا کاروبار سب ظلّی ہے اور خدا کے لئے ہے۔ پھر اگر اسی زبان میں الہام نہ ہو تو تعلق نہیں رہتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ عظمت دینے کے لئے عربی میں الہام کرتا ہے اور اپنے دین کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم ذوق کہتے ہیں اسی پر وہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اصل متبوع کی زبان کو نہیں چھوڑتا اور جس حال میں یہ سب کچھ اسی (آنحضرت ﷺ) کی خاطر ہے اور اسی کی تائید ہے تو پھر اس سے قطع تعلق کس طرح ہو اور بعض وقت انگریزی، اُردو و فارسی میں بھی الہام ہوتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ جتلا دیوے کہ وہ ہر ایک زبان سے واقف ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ رسول ﷺ پر اعتراض ہوا تھا کہ کسی اَور زبان میں الہام کیوں نہیں ہوتا تو آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے فارسی میں الہام کیا:-

"ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم"

(یہ خاک کی مٹھی ہے اگر مَیں اس کو بخشوں نہ تو پھر کیا کروں۔)

آخر کار خدا تعالیٰ کی رحمت کاروبار کرے گی۔"

(البدر۔ جلد اوّل۔ نمبر ۱۰۔ بتاریخ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۷۸)

آگے آیت ہے سورۃ النحل کی اکسٹھویں: ﴿لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾۔(سورة النحل :٦١)

ان لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے بہت بُری مثال ہے اور سب سے عالی مثال اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

پھر سورۃ الشعراء: ۲۱۸ تا ۲۲۱: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ. الَّذِيْ يَرٰكَ حِيْنَ تَقُوْمُ . وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ . اِنَّهٗ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾(سورة الشعراء :۲۱۸ تا ۲۲۱)

اور کامل غلبہ والے (اور) بار بار رحم کرنے والے (اللہ) پر توکّل کر۔ جو تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری کو بھی۔ یقیناً وہی ہے جو بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا پر توکّل کر جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ وہی خدا جو تجھے دیکھتا ہے جب تُو دعا اور دعوت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہی خدا جو تجھے اس وقت دیکھتا تھا کہ جب تُو تخم کے طور پر راست بازوں کی پشتوں میں چلا آتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی بزرگ والدہ آمنہ معصومہ کے پیٹ میں پڑا۔"

(تریاق القلوب۔ صفحہ ۶۷)

اس کے بعد سورۃ النمل کی آیت ۹،۱۰: ﴿فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا . وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(سورة النمل :۹۔۱۰)

پس جب وہ اس کے پاس آیا تو ندا دی گئی کہ برکت دیا گیا ہے جو اس آگ میں ہے اور وہ بھی جو اس کے ارد گرد ہے۔ اور پاک ہے اللہ تمام جہانوں کا ربّ۔ اے موسیٰ! یقیناً (یہ کلام کرنے والا) میں ہی اللہ ہوں، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

”برکت دیا گیا ہے وہ شخص جو آگ کی طلب و جستجو میں ہے“۔ آگ کی طلب اور جستجو کا جو معنی ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا یہ بہت عمدہ اور گہرے معنی رکھتا ہے۔ ’آگ میں ہے‘ نہیں۔ ’آگ کی طلب‘ میں ہے۔

”جب وہاں پہنچے، آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے، اس کو برکت دی گئی اور جو اس کے ارد گرد موجود ہیں۔ اور پاک ہے اللہ تعالیٰ پالنے والا جہانوں کا۔ یعنی حضرت موسیٰ ظاہری طور پر خیر خواہ بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو روحانی طور پر خیر خواہ بنا دیا۔ وہ تھوڑوں کا بنا۔ ہم نے بہتوں کا بنا دیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا۔ ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کر دی۔ ظاہری منزلِ مقصود کے طلب کرنے کے لئے گیا، ہم نے باطنی منزلِ مقصود بھی دکھا دیا۔ سبحان اللہ۔ یعنی پاک ہے۔ مُہتدی کو مہمل نہیں چھوڑتا۔ اب ہر بشارتیں دیتا ہے.........اے موسیٰ بات یہی ہے کہ مَیں ہی اللہ غالب حکمت والا ہوں۔ لاٹھی رکھ دے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشریٰ ہے۔“

(بدر، ۲۰/ جولائی اور ۲۶/ جولائی ۱۹۰۵ء)

پھر فرماتا ہے: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ . وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ . اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾

(سورة النمل :۷۷ تا ۷۹)

یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ اور یقیناً یہ مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ ضرور تیرا ربّ ان کے درمیان اپنی حکمت کے ساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہ کامل غلبہ والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اُن میں سے اللہ کے عزیز کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے خاص (بندے) ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اُس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریری ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔

(سرمه چشم آریه، روحانی خزائن جلد ۲. حاشیه صفحه۲۲۔۲۳)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو شخص قرآن شریف کا پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلّی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں وہ زبردست طاقت اور خاصیت کسی اور کتاب میں نہیں جو کسی قوم کے نزدیک کتاب الہامی سمجھی جاتی ہے“۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحه۲۷۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید بیان فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ قرآن بھی انہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کے دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نورِ قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدقِ نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں“۔ (الحکم ۳۱/ اگست ۱۹۰۱ء)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء میں فرمایا:

”جو شخص قرآن شریف کو چھوڑتا ہے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف میں سب باتیں موجود ہیں۔ اوّل آخر کے لوگوں کا اس میں ذکر موجود ہے۔ وہ معارف سے بھرا ہوا ہے اور عین اعتدال کا مذہب ہے۔ فطرت انسانی کی ہر ایک شاخ اور اس کے ہر ایک پہلو کا علاج اس میں درج ہے“۔

(تقرير جلسه سالانه ۱۹۰۶ء)

سورۃ العنکبوت: ﴿فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ . وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ . اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾.

(سورة العنكبوت :۲۷)

پس لوط اس (یعنی ابراہیم) پر ایمان لے آیا۔ اور اس نے کہا کہ یقیناً میں اپنے ربّ کی طرف ہجرت کر کے جانے والا ہوں۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ مہاجر کون ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المكثرين من الصحابه)

حضرت سبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو فاکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان، ابن آدم کے لئے اس کے بہت سے راستوں پر بیٹھا۔ وہ اس کے لئے اسلام کے راستے پر بیٹھا اور کہا (کیا) تو اسلام قبول کرے گا۔ (کیا) تو اپنا اور اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑے گا۔ لیکن ابن آدم نے اس کی نافرمانی کی اور مسلمان ہو گیا۔ پھر شیطان اس کے لئے ہجرت کے راستے پر بیٹھا اور کہنے لگا (کیا) تو ہجرت کرے گا (کیا) تو اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ دے گا جبکہ مہاجر کی مثال تو اس گھوڑے کی سی ہے جو ایک لمبی رسی سے بندھا ہوا ہو۔ مگر ابن آدم نے اس کی بات نہ مانی اور ہجرت کی۔ پھر شیطان ابن آدم کے لئے جہاد کے راستے پر بیٹھا اور کہا: (کیا) تو جہاد کرے گا؟ جہاد تو نفس اور مال کو ہلاک کرنے کا نام ہے۔ اگر تو جنگ لڑے گا تو مارا جائے گا اور تیری بیوی کسی اور سے بیاہی جائے گی اور تیرا مال تقسیم کر دیا جائے گا۔ پھر بھی ابن آدم نے اس کی بات نہ مانی اور جہاد کیا۔

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ سب کچھ کیا اس کے بارہ میں خدا نے اپنے اوپر فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو اس راہ میں مارا گیا اس کے بارہ میں بھی خدا نے فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور اگر وہ ڈوب کر ہلاک ہو گیا تب بھی خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اگر اس کی سواری کا جانور اس کو روند کر مار ڈالے تب بھی خدا تعالیٰ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن النسائي. كتاب الجهاد)

آج کل تو ایسے مواقع کم ہوتے ہیں کہ سواری کا جانور روند دے۔ لیکن ایسے واقعات کئی دفعہ سنے ہوئے ہیں اور دیکھنے میں آئے ہیں کہ ٹریکٹر سے گر کر آدمی ٹریکٹر کے پہیوں کے نیچے ہی کچلا گیا۔ تو اس کو بھی بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خدا کی راہ میں ایک قسم کا شہید ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات عقائد و رسومات کو، بعض اوقات مکان کو، خوراک کو، بعض اوقات احباب کو، اقرباء کو، بعض اوقات وطن کو“۔ یہ ساری چیزیں وہ ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر چھوڑ دی تھیں۔ ”غرض تمام ایسی چیزیں جو ظلمات سے نُور کی طرف جانے یا آئندہ ترقیات میں مانع ہوں“۔ ان سب کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۸/ اگست ۱۹۱۰ء)

آگے سورۃ العنکبوت کی ۴۳ویں آیت ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔ (سورۃ العنکبوت: ۴۳)۔ یقیناً اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں جسے میں بار بار پڑھتا رہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کلمات پڑھا کرو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا . وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا . سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ تعریف اور بہت زیادہ تعریف اُسی کی ہے۔ اللہ پاک ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ کوئی حیلہ اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کے فضل سے جو غالب اور حکمت والا ہے۔

اُس نے کہا کہ یہ تو سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہوئے، میرے لئے کیا ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ (مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء)

سورۃ الروم کی ۲۸ویں آیت ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ . وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورۃ الروم:۲۸)

اور وہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کی مثال سب سے اعلیٰ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

سورۃ لقمان کی دو آیات ہیں ۹ تا ۱۰: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ . خٰلِدِيْنَ فِيْهَا . وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورۃ لقمان:۹۔۱۰)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے ان کے لئے نعمت والی جنتیں ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خدا تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبریلؑ کو (پہلے) جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: اس (جنت) کو دیکھو اور اُسے بھی جو میں نے اس میں اس کے باسیوں کے واسطے تیار کیا ہے۔ چنانچہ جبریلؑ آئے اور انہوں نے جنت کو اور اس کو جو اس کے رہنے والوں کے لئے خدا نے تیار کر چھوڑا ہے، دیکھا۔ پھر خدا کی طرف واپس گئے اور عرض کی: اے خدا تیری عزت کی قسم! یہ جنت تو ایسی ہے کہ جو بھی اس کے بارے میں سنے گا، وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کے بارے میں حکم دیا چنانچہ اس کے گرد مصائب اور تکالیف کی باڑ لگا دی گئی“۔ یعنی جنت بہت سے مصائب میں سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ”پھر اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو فرمایا کہ اب جاؤ اور دیکھو کہ میں نے اہل جنت کے لئے کیا تیار کر چھوڑا ہے۔ جب جبریلؑ گئے تو دیکھا کہ جنت مصائب و شدائد سے گھری ہوئی ہے۔ چنانچہ جبریلؑ واپس خدا تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم اب تو مجھے خدشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب دوزخ کی طرف جاؤ اور اسے اور اس میں رہنے والوں کے لئے جو کچھ میں نے تیار کر چھوڑا ہے، اسے دیکھو۔ جبریلؑ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دوزخ کو بعض حصے بعض حصوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ آپؑ لوٹ کر آئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی: اے خدا! تیری عزت کی قسم اس میں داخل ہونا تو در کنار، کوئی اس کے بارے میں سننا بھی گوارا نہیں کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو حکم دیا تو اس کے گرد شہوات کا گھیرا ڈال دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو فرمایا: اب جاؤ چنانچہ جبریلؑ گئے اور پھر واپس آکر عرض کی: اے خدا! تیری عزت کی قسم اب مجھے خدشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل ہونے سے بچ نہ سکے گا“۔

(ترمذی۔ کتاب صفۃ الجنۃ)

یہ سب تمثیلات ہیں حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں زمین و آسمان پر جنت و دوزخ دونوں پھیلے پڑے ہیں اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی کیا کیفیت ہے۔

﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ . اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ لقمان۔۲۸)

اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر سب قلمیں بن جائیں اور سمندر (روشنائی ہو جائے اور) اس کے علاوہ سات سمندر بھی اس کی مدد کریں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

﴿قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا . بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

(سورۃ سبا:۲۸)

تُو کہہ دے کہ مجھے وہ دکھاؤ تو سہی جنہیں تم نے شرکاء کے طور پر اُس کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: خدا کا شریک ٹھہرانا، کسی جان کا ناحق قتل کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔ راوی کہتے ہیں: یا آپؐ نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری۔ کتاب الدیات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مشرک لوگوں نے جیسا چاہئے تھا خدا کو شناخت نہیں کیا۔ وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا خدا کا کارخانہ بغیر دوسرے شرکاء کے چل نہیں سکتا حالانکہ خدا اپنی ذات میں صاحب قوت تامہ اور غلبہ کاملہ ہے“۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

{اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ میں ذرا تیز پڑھتا ہوں۔ اپنی طرف سے تو کوشش کرتا ہوں کہ آہستہ ہو جاؤں۔ خدا کرے ترجمہ کرنے والوں کو سمجھ آجائے۔}

﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا . وَمَا يُمْسِكْ . فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورۃ فاطر:۳)

اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت جاری کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز وہ روک دے اُسے اُس کے (روکنے) کے بعد کوئی جاری کرنے والا نہیں۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا، اُس نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر اُس کا گھٹنا باندھا۔ پھر اُس نے رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اعرابی اپنی سواری کے پاس آیا اور اُس کا گھٹنا کھولا۔ پھر اُس پر سوار ہوا اور کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمدؐ پر رحم فرما اور اپنی رحمت میں ہمارے دونوں کے علاوہ کسی اَور کو شریک نہ کر۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خیال میں یہ اعرابی زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اُس نے کیا کہا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم نے سنا ہے۔

آپؐ نے (اعرابی سے) فرمایا: تُو نے خدا کی رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت تو بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو (۱۰۰) اجزاء پیدا کئے ہیں اور اُن میں سے صرف ایک حصہ ہی نازل فرمایا جس کی وجہ سے تمام مخلوقات جن و انس اور حیوانات آپس میں رحمت کا سلوک کرتے ہیں جبکہ اللہ کے پاس ننانوے حصے ہیں۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) تمہارے خیال میں یہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند الکوفیین)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ والے سال ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ایک رات بارش برسی۔ رسول کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ نے کیا فرمایا ہے؟۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ تو مجھ پر ایمان لانے والے ہو گئے اور کچھ کافر۔ پس جس نے یہ کہا کہ ہم پر خدا کی

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

رحمت اور عطا اور فضل کی بارش برسی ہے، وہ مجھ پر ایمان لایا اور اُس نے ستاروں کا انکار کیا۔ اور جس نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کی بدولت ہم پر بارش برسی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لایا اور اُس نے میرا انکار کیا۔(بخاری۔ کتاب المغازی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کو بھی نہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ لے۔(مسلم۔ کتاب صفة الجنة)

صفت عزیز کے متعلق بعض الہامات:

اِنِّیْ مُعِزُّكَ لَامَانِعَ لِمَا اُعْطِی۔(مکتوب مورخہ ۱۵/فروری ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۷ و تذکرہ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ترجمہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ:

”مَیں تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ جو کچھ مَیں دوں گا اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔

ازالہ اوہام میں ایک لمبا الہام ہے۔

”قُلْ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِاللّٰهِ لَوَجَدْتُمْ فِيْهِ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا. قُلْ لَوِ اتَّبَعَ اللّٰهُ اَهْوَآءَ كُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَبَطَلَتْ حِكْمَتُهٗ . وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا. قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا“۔(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۔۱۴۰ حاشیہ)

کہہ اگر یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا بلکہ غیر اللہ کی بناوٹ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ کہہ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے خیالات باطلہ کی پیروی کرتا تو آسمان و زمین اور ان کے اندر رہنے والی مخلوق میں فساد برپا ہو جاتا اور حکمت الٰہی باطل ہو جاتی۔ اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ کہہ کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتے تو میرے ربّ کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جاتے اگرچہ ہم اتنے ہی اور سمندر ان میں شامل کر کے انہیں بڑھاتے۔ کہہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۱۷۶۔۱۷۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۸۹۳ء کا الہام ہے:

”يَرْفَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضَعُ مَنْ يَّشَآءُ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ“۔

ترجمہ: وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی جناب کا برگزیدہ بنالیتا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۲۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

آخر پر حضور انور نے فرمایا: اپنی طرف سے تو مَیں نے ذرا ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ ترجمہ کرنے والوں کے نزدیک یہ ابھی بھی تیز ہے یا ہلکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔ ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔ نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہم کمپیوٹر کورس انگریزی میں کرواتے ہیں۔ جرمن ترجمہ بھی ہے۔

صرف خواتین کی کلاس کی معلومات کے لئے رجوع کریں۔ خواتین کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

خوابوں کی دنیا

(خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

یونیورسٹی کالج لندن کے Dr. Pierre Maquet نے بعض تجربات کے ذریعہ معلوم کیا ہے کہ انسان دن کے وقت جو کچھ یاد کرتا ہے رات کو انہیں خوابوں میں دہرا کر پختہ کرتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے زیر تجربہ افراد کو بعض تحریریں دیں کہ انہیں دہرا کر زبانی یاد کریں اور اس دوران ان کے دماغ کو Scan کیا اور رات کو جب سو گئے اور ان کی آنکھوں کی پتلیوں نے تیز تیز حرکت شروع کی یعنی وہ خوابیں دیکھنے لگے تو اس وقت پھر ان کے دماغوں کو Scan کیا۔ وہ یہ معلوم کر کے حیران ہوئے کہ چیزوں کو زبانی یاد کرتے وقت بھی اور خوابوں کے دوران بھی دماغ کے وہی حصے کام کر رہے تھے۔ بیداری اور خواب دونوں حالتوں میں دماغ پر اُبھرنے والے نقوش (Pattern) ایک جیسے پائے گئے۔ ایسے لگتا تھا کہ بیداری والی فلم خوابوں میں ہو بہو دہرائی جا رہی ہے۔

ان تجربات نے اس مروّجہ نظریہ کی تصدیق کر دی ہے کہ خوابیں یادوں کو پختہ کرتی ہیں۔ بیداری کے وقت جو انفرمیشن دماغ تک پہنچتی ہے خوابوں میں ان کی دہرائی ہوتی ہے اور وہ یادداشتیں حافظہ میں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے ایسے انسان یا حیوان جن کو پوری نیند سے محروم کر دیا جاتا ہے ان کا خوابیں دیکھنے کا عرصہ بھی کم ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا حافظہ کمزور پڑ جاتا ہے۔

(ماخوذ از رسالہ Nature Neuroscience)

نیند اور خوابوں کی حقیقت سائنس دانوں اور فلاسفروں کے لئے ایک معمّہ بنی ہوئی ہے۔ ہر آٹھ گھنٹے کی نیند کے دوران آدمی اوسطاً دو گھنٹے عالم خواب میں گزارتا ہے۔ اور پچاس سال کی عمر کو پہنچنے تک وہ تقریباً پانچ سال ایک دوسرے جہان میں گزار چکا ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسان اپنی زمینی زندگی کے دوران بھی زندگی کا ایک حصہ ایسی دنیا میں گزارتا ہے جہاں اس کا ایک روحانی جسم عالم خواب میں کبھی اپنے نفس کی گہرائیوں میں غوطے لگاتا ہے اور کبھی فرش سے عرش تک کی سیر کرتا ہے۔

مذہبی دنیا کے لئے خوابوں کی اہمیت مسلّم ہے۔ نیز عالم خواب ایک ایسا شیشہ ہے جس میں عالم آخرت کا عکس دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے خواب کے دوران انسان پر جو کچھ گزرتا ہے اس پر غور و فکر معرفت کی ترقی کے لئے مفید ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہمارے لئے خواب کا عالم موت کے عالم کی کیفیت سمجھنے کے لئے ایک آئینہ کے حکم میں ہے۔ جو شخص روح کے بارہ میں سچی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ خواب کے عالم پر بہت غور کرے کہ ہر پوشیدہ راز موت کا خواب کے ذریعہ کھل سکتا ہے“۔(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۱۔۱۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خوابیں نفسانی بھی ہوتی ہیں، شیطانی بھی اور رحمانی بھی۔ چنانچہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر جو خوابیں دیکھنے کا نظام جاری فرمایا ہے وہ اندرونی یا نفسانی تحریک سے بھی کام کرتا ہے اور بیرونی تحریک سے بھی جو شیطان یا ملائکہ کرتے ہیں۔

نفسانی خوابیں وہ ہیں جو تحت الشعور میں جمع شدہ گزرے واقعات کی یادوں اور نفسانی خواہشات سے بخارات کی طرح اٹھتی ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی بلّی چھیچھڑوں کے خواب دیکھے۔ آج کل بازار میں خوابوں کی تعبیر کے بارہ میں فلاسفروں کی لکھی ہوئی بہت کتابیں ملتی ہیں ان سب کا تعلق نفسانی خوابوں کے تجزیہ تک ہی محدود ہے۔

خوابوں کی دوسری قسم شیطانی خوابوں کی ہے۔ شیطان باہر سے انسان پر اثر ڈال کر اس کے دل میں کچھ باتیں ڈالتا ہے۔ جس طرح انسانوں کے خیالات ایک دوسرے کو بعض لہروں کی شکل میں منتقل ہوتے ہیں ایسے ہی شیطان اور فرشتے بھی اپنے خیالات انسان کو منتقل کرتے ہیں۔ شیطان بے شمار صورتوں میں انسانوں پر اپنا اثر ڈالتا ہے اور خدا کی مدد کے بغیر انسان اس کی تحریکات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنے کا حکم ہے۔

پھر فرشتے بھی خارج سے انسان کے دل میں تحریک کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں خوابیں دیکھنے والا سسٹم حرکت میں آتا ہے۔ ملائکہ کی Stimulate کی ہوئی خوابیں رحمانی اس لئے کہلاتی ہیں کہ وہ خدائے رحمان کا فعل اور انسان پر فضل ہوتا ہے، انسان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ جتنا جتنا کسی شخص پر اس کے نفس کا اثر ہوگا اور وہ نفسانی خواہشات میں ملوّث ہوگا اتنا ہی اس کی خوابوں میں نفس یا شیطان کا دخل ہوگا۔ خوابوں کی سچائی کا پاکیزگیٔ نفس سے گہرا تعلق ہے۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

داستان حیات

(عبدالکریم شرما۔ لندن)

تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل انٹرنیشنل
شمارہ ۱۰/اگست ۲۰۰۱ء

ایک افریقی بزرگ کا واقعہ

لوانڈا کے قریب رابور میں ہماری مسجد تھی۔ جمعہ کے لئے جب وہاں جاتا تو ایک ضعیف العمر بزرگ مزیہ داوودی کو مسجد کے قریب درخت کے سایہ میں بیٹھے پاتا۔ وہ پانچ چھ میل کا فاصلہ طے کرکے آتے تھے اور جمعہ کے انتظار میں باہر بیٹھ جاتے تھے۔ ایک دن مَیں نے پوچھا مزیہ داوودی آپ نے احمدیت کیسے قبول کی۔ کہنے لگے مَیں بوڑھا ہو گیا تھا اور ابھی تک نام نہیں لیا تھا۔ (مراد ان کی یہ تھی کہ ابھی بپتسمہ نہیں لیا تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ بغیر نام لئے مر گیا تو اچھا نہ ہوگا)۔ اتوار کے دن مَیں ایک چرچ میں چلا گیا اور آخری بنچ پر بیٹھ گیا۔ چونکہ اس وقت وہ لامذہب یعنی Pagan تھے ان کا لباس سلیقہ کا نہ تھا۔ ایک کمبل سے جسم کو ڈھانپا ہوا تھا اور کاندھے پر گرہ لگائی ہوئی تھی۔ داڑھی اور سر کے بال الجھے ہوئے تھے۔ پادری صاحب کی نظر پڑی تو انہوں نے یہ کہہ کر کہ تم گندے ہو ان کو چلا جانے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے بعد لوگوں سے پتہ لگا کہ ایک اور مذہب آیا ہے جو بہت اچھا ہے۔ رابور میں ان کی عبادت گاہ ہے۔ مَیں پوچھتا ہوا یہاں آیا اور درخت کے نیچے آکر بیٹھ گیا۔ جمعہ کا وقت ہوا تو ایک پاکستانی مبلغ آئے اور میرے قریب آکر پوچھا، بزرگ کیسے آئے ہو۔ مَیں نے کہا نام لینا ہے۔ وہ میرے پاس بیٹھ گئے اور مجھے اسلام کی تعلیم سمجھانے لگے اور یہ بھی کہا کہ اسلام میں شراب پینا منع ہے۔ مَیں نے کہا مَیں نہیں پیوں گا۔ قریب معلم کا گھر تھا انہوں نے ان کے گھر سے پانی اور صابن منگوایا اور اپنے ہاتھ سے میرا منہ ہاتھ اور پاؤں دھوئے اور جیب سے رومال نکال کر میرا چہرہ صاف کیا اور مجھے کلمہ پڑھایا۔ مَیں نے جی میں کہا: Kumbe! سچا مذہب تو یہ ہے۔ اس بزرگ کے لئے مبلغ کی محبت اور شفقت اسلام کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ باوجود پیرانہ سالی کے وہ باقاعدہ جمعہ کی نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

پادری کے الہام کی حقیقت

ایک دن مولانا محمد منور صاحب اور خاکسار کسوموں (Kisumu) شہر کے پادریوں کو ملے۔ ان سے ہم نے کہا کہ بائبل سے پتہ لگتا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں اسرائیلی اور عیسائی بزرگوں سے خدا ہم کلام ہوتا تھا، مذہب کی غرض بھی یہی ہے کہ انسان کا خداتعالیٰ کے ساتھ قریب کا تعلق قائم ہو جائے۔ کیا اس وقت بھی عیسائی دنیا میں ایسا کوئی بزرگ ہے جس سے خدا کلام کرتا ہو۔ اکثر نے لاعلمی کا اظہار کیا البتہ مکتی فوج کے میجر بک نے جو انگلستان کے باشندہ تھے بتایا کہ ان کے علم میں ایک امریکن پادری ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ ینگوری (Yangori) میں افریقن ان لینڈ مشن (African Inland Mission) کے انچارج ہیں۔ وہ جمعرات کو یہاں ایک سنٹر میں آیا کرتے ہیں مَیں ان سے آپ کی ملاقات کروا دوں گا۔ جمعرات کو وقتِ مقررہ پر جب ہم سنٹر پہنچے تو پتہ چلا کہ پادری صاحب آج آئے نہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ اگلی جمعرات تک انتظار کرنے کی بجائے ہم خود ینگوری جاکر ان کو مل آتے ہیں۔ چنانچہ ہم ینگوری پہنچ گئے اور ان کے بنگلہ پر جاکر اطلاع کروائی۔ پادری صاحب جلد ہی باہر آگئے۔ جب ہم نے اپنے آنے کی غرض بتائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے عجیب بات ہے آج صبح ہی مجھے روح القدس نے بتا دیا تھا کہ دو ہندوستانی صداقت کے متلاشی ملنے آئیں گے۔ سو دیکھو آپ لوگ آگئے۔ مَیں نے کہا یہ تو بہت اچھا ہوا مَیں تو خیال کرتا تھا کہ ملاقات کا وقت لئے بغیر ہم آگئے ہیں اس سے آپ کو کوفت ہوگی۔ لیکن اب یہ معلوم کرکے اطمینان ہوا کہ روح القدس نے تو پہلے ہی ملاقات کا انتظام کر رکھا ہے۔ غرض وہ خوشی خوشی ہمیں اپنا مشن دکھانے کے لئے لے گئے۔ سکول بھی دکھایا، پھر دفتر میں آکر بیٹھ گئے۔ مَیں نے پوچھا آپ کو الہام کیسے ہوتا ہے۔ کہنے لگے مَیں بہت گنہگار تھا، شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا۔ ایک پارک میں ایک دفعہ رات کو مدہوش پڑا تھا کہ ناگہاں روح القدس مجھ پر نازل ہوئی، اس نے کہا اے انسان ہوش کر، دیکھ خداوند نے تجھے چن لیا ہے۔ تو افریقہ میں جا اور خدا کی بادشاہت کی منادی کر۔ اس کے بعد میری حالت بدل گئی اور دیکھو مَیں اب افریقہ میں خداوند کے مشن کی منادی کرتا ہوں۔ مَیں نے دریافت کیا کہ الہام کی کیفیت کیا تھی۔ کیا آپ نے اس وقت آواز سنی تھی یا کوئی فرشتہ ظاہر ہوا تھا جس نے آپ کو مخاطب کرکے یہ باتیں کہی تھیں یا پھر آپ کے دماغ میں یہ خیالات آئے تھے۔ جواب میں انہوں نے پھر قصہ دہرانا شروع کر دیا۔ بار بار پوچھنے پر جب وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہ بتا سکے تو ہم نے موضوع بدل دیا اور مسیح کے کفارہ پر بات چل نکلی۔ جب ہم نے اس عقیدہ کی رو سے بائبل کے حوالے پیش کئے تو وہ گھبرا گئے۔ کہنے لگے مجھے اس وقت فرصت نہیں ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم پھر آجائیں گے آپ وقت بتا دیں۔ کہنے لگے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مَیں نے کہا فائدہ کیوں نہیں ہوگا ہم کو عیسائی عقائد کی حقانیت معلوم کرنے میں مدد ملے گی۔ کہنے لگے نہیں ایسا نہیں ہوگا کیونکہ آپ حق کے متلاشی نہیں ہیں۔ مَیں نے کہا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ ہم حق کے متلاشی نہیں ہیں۔ کہنے لگے کہ روح القدس نے بتایا ہے۔ مَیں نے کہا عجیب بات ہے صبح تو روح القدس نے ہمارے متعلق آپ کو بتایا تھا کہ دو ہندوستانی حق کے متلاشی آرہے ہیں اور اب وہ الٹ بات بتا رہی ہے۔ دراصل صبح کی بات وہ بھول چکے تھے۔ جب ان کو یاد دلائی تو وہ کھسیانے ہوکر پیچھا چھڑانے کے لئے طیش میں آگئے۔ اتنے میں ایک کینیڈین جوان کے ساتھ کام کرتے تھے وہ آگئے۔ ان کو جب ہم نے سارا قصہ بتایا

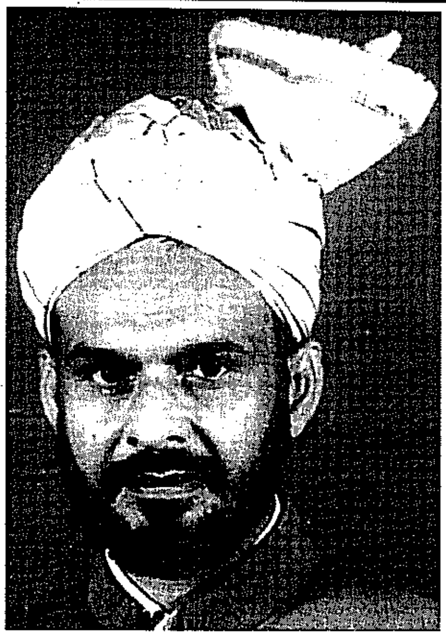

مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما

تو وہ ہمارے ساتھ باہر تک آئے اور پادری صاحب کے رویہ پر معذرت کی۔

اسیمبوبے میں قیام

لوانڈا کی آب وہوا مجھ کو موافق نہیں تھی۔ رات کو Hay Fever کا حملہ ہو جاتا، چھینکیں آتیں، آنکھ اور ناک سے پانی بہتا اور دم کشی کی تکلیف ہو جاتی۔ کچھ عرصہ مولانا صاحب کی مصاحبت میں رہا پھر اسی صوبہ میں اسیمبوبے (Asembo Bay) کے مقام پر منتقل ہو گیا۔ اسیمبوبے (Asembobay) جھیل وکٹوریہ کے کنارے ایک چھوٹی سی ٹاؤن شپ (Township) تھی۔ ہندوؤں اور اسماعیلیوں کی یہاں چند دوکانیں تھیں۔ ٹاؤن شپ سے ہٹ کر ایک افریقی جھونپڑے میں میرا قیام تھا۔ اس علاقہ میں لوؤ قبیلہ آباد ہے، یہ لوگ عیسائی تھے یا لامذہب (Pagan) تھے۔ احمدی مبلغین کے آنے سے قبل یہاں ایک بھی افریقی مسلمان نہیں تھا۔ اسیمبوبے سے تین میل کے فاصلہ پر لواق کی پہاڑی پر کیتھولک مشن تھا۔ اس مشن کے اردگرد کچھ لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ خاکسار ان کو تعلیم دینے کے لئے جاتا اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھاتا تھا۔

عیسائی پادری سے دلچسپ گفتگو

ایک دن مَیں مشن چلا گیا۔ ایک ڈچ فادر وہیز مشن کے انچارج تھے ان کو اس وقت علم نہیں تھا کہ مشن کے احاطہ کے باہر لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ تپاک سے ملے اور چائے پیش کی۔ مسیح کی آمد ثانی کے متعلق ان سے گفتگو ہوئی۔ مَیں نے کہا کہ الیاس نبی کی آمد ثانی کے متعلق مسیح نے خود حواریوں کو بتایا تھا کہ یہ پیشگوئی یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وجود میں پوری ہوئی ہے (متی ۱۷:۱۲۔۱۳)۔ اسی طرح مسیح کی آمد ثانی اصالتاً نہیں ہونی تھی بلکہ یہ پیشگوئی ایک ایسے شخص کے ظہور سے پوری ہونی تھی جو روحانی لحاظ سے مسیح کے مشابہ ہو۔ مسیح نے حواریوں سے فرمایا تھا کہ "مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہیں دیکھو گے جب تک نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے" (متی ۲۳:۳۹) یعنی وہ میرے ظہور ثانی کی پیشگوئی کو اسی صورت میں پورا ہوتے دیکھ سکیں گے جب وہ مسیح کا نام پاکر آنے والے موعود کو قبول کریں گے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ انہوں نے ڈاک لینے جانا تھا وہ جیپ میں مجھے اسیمبوبے چھوڑ گئے۔

ایک دن میں جھیل کے کنارے کھڑا تھا کہ فادر وہیز مجھے دیکھ کر ادھر آگئے۔ ان کے ساتھ رنگالہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل بھی تھے۔ آتے ہی وہ مجھ پر برس پڑے کہ تم نے مشن کے اردگرد بسنے والے لوگوں کو مسلمان بنانا شروع کر دیا ہے۔ مَیں نے کہا اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ کہنے لگے مَیں نے ان لوگوں کے گھروں میں جاکر ان کا امتحان لیا ہے ان کو تو کچھ بھی نہیں آتا پھر بھی تم نے ان لوگوں کو اسلامی نام دے دئے ہیں۔ مَیں نے کہا اسلامی طریقہ یہی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتا ہے اور صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے وہ شخص مسلمان ہو جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ اسلامی تعلیم سیکھ لیتا ہے۔ اور عبادات ادا کرنے لگ جاتا ہے۔ اس وقت کچھ افریقن نوجوان مچھلیاں پکڑ رہے تھے ان کے گلوں میں چھوٹی چھوٹی صلیبیں لٹک رہی تھیں۔ مَیں نے ایک نوجوان کو بلایا اور اس سے پوچھا کیا تم نے بپتسمہ لے لیا ہے۔ کہنے لگا ہاں مَیں نے بپتسمہ لیا ہوا ہے۔ مَیں نے مسیحی عقائد کے متعلق اس سے دو سوال کئے وہ جواب نہ دے سکا اور خاموش رہا۔ مَیں نے کہا کہ بپتسمہ کے وقت تم نے پادری صاحب کو کچھ دیا بھی تھا۔ اس نے کہا پادری صاحب نے تین شلنگ لئے تھے۔ مَیں نے پادری صاحب کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ کے سامنے مَیں نے نوجوان سے دو سادہ سے سوال کئے ہیں لیکن وہ جواب نہیں دے سکا۔ آپ نے اس غریب سے تین شلنگ بھی لئے ہیں حالانکہ مسیح نے حواریوں سے کہا تھا کہ "تم نے مفت پایا مفت دینا" (متی ۱۰:۸)

آپ نے مسیح کے فرمان کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اس پر پرنسپل صاحب نے پادری صاحب سے کہا کہ ہر شخص کو تبلیغ کا حق ہے ہمیں معترض نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کہہ کر پادری صاحب کو لے گئے۔

لو آنڈا میں مولانا محمد منور صاحب کے ساتھ معلم رجب کام کرتے تھے۔ یہ معلم بہت خوش لحن اور جہیر الصوت تھے۔ مَیں نے مولانا محمد منور صاحب کو لکھا کہ ان کو کچھ عرصہ کے لئے اسیمبو بے بھجوادیں۔ جب وہ آئے تو مَیں نے ان کو لواق میں کیتھولک مشن کے قریب ایک گھر میں ٹھہرایا اور ہدایت دی کہ یہاں پانچوں وقت اذان دو اور نمازیں پڑھایا کرو اور نومسلموں کو دین سکھاؤ۔ چنانچہ لواق کی پہاڑی پر اذانیں گونجنے لگیں۔ پادری صاحب خاموش ہوگئے۔

ڈپٹی کمشنر کا فیصلہ

اسیمبو بے میں قصاب عیسائی تھے۔ وہ اپنے طریق پر بیل کاٹ کر گوشت فروخت کرتے تھے۔ مَیں نے ان کو کہا کہ اب علاقہ میں مسلمان ہوگئے ہیں ان کو حلال گوشت کی ضرورت ہوگی، مَیں معلم کو کہہ دیتا ہوں وہ آپ کا جانور ذبح کر جایا کرے گا لیکن وہ رضامند نہ ہوئے۔ کہتے تھے کہ اس طرح جانور کی کھال خراب ہوگی۔ جمعہ میری قیام گاہ پر ہوتا تھا جو ایک عارضی جگہ تھی۔ ایسمبو بے کے قریب ایک افریقی بزرگ محمد اڈیپو اور ان کی اہلیہ ہاجرہ احمدی تھی۔ انہوں نے مسجد اور پرائمری سکول کے لئے زمین پیش کی لیکن یہاں کے چیف اور افریقن کونسل کے لوگ اس زمین کو جماعت کے نام منتقل کرنے میں لیت و لعل کرتے تھے۔ ہم نے ڈپٹی کمشنر کو چٹھی لکھی۔ مولانا محمد منور صاحب اور خاکسار ڈی سی سے ملنے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسمبو بے کے دورہ پر جاؤں گا آپ کو اطلاع کردوں گا۔ آپ بھی آجائیں اور موقع پر جاکر فیصلہ کروں گا۔ کچھ دنوں کے بعد دورہ کے پروگرام کے متعلق ان کی چٹھی آگئی۔ محمد اڈیپو کے پلاٹ میں انہوں نے کچہری لگائی۔ لوگ کافی تعداد میں حاضر تھے۔ ڈی سی نے محمد اڈیپو سے پوچھا کیا آپ یہ زمین احمدیہ جماعت کو دینے لئے رضامند ہیں۔ انہوں نے کہا مَیں بخوشی یہ زمین احمدیہ جماعت کو دیتا ہوں۔ ڈی سی نے چیف اور افریقن کونسل کے ممبروں سے پوچھا کہ آپ کو کیا اعتراض ہے۔ ایک صاحب اٹھے جنہوں نے کہا کہ یہاں کافی گرجے ہیں۔ مسجد بھی بن گئی تو اختلاف جنم لیں گے۔ ڈی سی نے کہا یہ تو کوئی اعتراض کی وجہ نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے عقیدہ کی عبادتگاہ میں عبادت کریگا۔ مَیں یہ پسند کرتا ہوں کہ مذاہب کی عبادت گاہیں ایک ہی سڑک پر قریب قریب ہوا کریں۔ اس سے رواداری کا سبق ملے گا۔ ایک دوسرا شخص اٹھا۔ اس نے کہا کہ احمدی مشنری پاکستانی ہیں۔ یہ اس پلاٹ میں دوکانیں بنالیں گے اور تجارت شروع کریں گے۔ ڈی سی نے کہا اس کا بھی بندوبست ہوجائے گا۔ ہم احمدیہ جماعت کو یہ زمین دینی اور تعلیمی اغراض کے لئے دیں گے اور کسی مصرف میں لانے کی ان کو اجازت نہیں ہوگی۔ ڈی سی نے فیصلہ دے دیا کہ احمدیہ جماعت کے نام پلاٹ منتقل ہوجانا چاہئے۔

آخر میں ڈی سی نے پوچھا کوئی اور بات ؟۔ مَیں نے ان کو کہا کہ ایک تکلیف اور بھی ہے۔ مسلمانوں کو یہاں حلال گوشت نہیں ملتا۔ قصاب عیسائی ہیں۔ مَیں نے ان کو کہا تھا کہ وہ ہمارے معلم کو اجازت دے دیں وہ ان کا جانور ذبح کردیا کریگا لیکن وہ رضامند نہیں ہوتے۔ ڈی سی نے کہا کہ مَیں احمدیہ جماعت کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ اسلامی طریق پر جانور ذبح کرکے گوشت فروخت کرلیا کریں۔ شام کو عیسائی قصاب میرے پاس آئے اور کہا کہ ہم کو بھی بزنس میں شامل کرلیں۔ مَیں نے کہا ڈی سی نے احمدیوں کو اجازت دی ہے دوسروں کو ہم کیسے شامل کرسکتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں اس مخمصہ میں پڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ لوگوں نے ضد کی اور میری تجویز کو ردّ کردیا۔ اب تو مجبوری ہے احمدیوں کو ہی یہ بزنس اپنے ہاتھ میں لینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا ہم سے غلطی ہوئی اب ہم رضامند ہیں۔ معلم آکر جانور ذبح کردیا کرے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں احمدیوں سے بات کروں گا اگر وہ رضامند ہوگئے تو مَیں معلم کو کہہ دوں گا۔ لیکن وہ تین میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کو یہاں آنا پڑے گا۔ آپ کو انہیں فی جانور دو شلنگ اور ایک کلو گوشت دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا ہمیں منظور ہے، ہم دیں گے۔

مچھروں کی یلغار

اسیمبو بے میں مچھر بہت تھے۔ شام کو جھیل کی طرف سے ان کی یلغار ہوتی۔ پرے باندھ باندھ کر آتے تھے۔ بات کرتے وقت منہ کھلتا تو گھس کر حلق تک پہنچتے۔ بستر پر ہر وقت مچھر دانی لگی رہتی۔ رات کو مَیں ایک کونہ اٹھا کر اس میں گھس جاتا تھا۔ صبح ناشتہ کے بعد کسی کو ساتھ لے کر تبلیغ کے لئے دیہات میں نکل جاتا اور شام کو جب واپس آتا تو اتنا تھکا ہوا ہوتا کہ کچھ پکانے کی ہمت نہ ہوتی۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ آخر سوچ کر یہ ترکیب نکالی کہ ایلومنیم کا ایک بڑا دیگچہ خریدا۔ تبلیغ کے لئے باہر جانے سے قبل انگیٹھی میں کوئلے سلگا کر دیگچہ میں پانی بھر کر اس پر رکھ دیتا اور اس میں مکئی کے دانے ڈال کر اور تھوڑا سا نمک ملا کر دیگچہ کو ڈھانپ کر پکنے کے لئے چھوڑ جاتا۔ امید یہ ہوتی کہ واپسی پر مکئی پکی ہوئی ملے گی۔ جب واپس آتا تو دیکھتا کہ دانے پہلے سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ مچھر دانی میں لیٹ کر دانوں کو چبا تا تو جبڑے تھک کر دکھنے لگ جاتے۔ یہ ماجرا عرصہ تک رہا۔ ایک دفعہ ایک دوست نے بتایا کہ دانے اس لئے سخت ہوجاتے ہیں کہ آپ پکنے سے پہلے نمک ڈال دیتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ایسمبو بے میں میری خوراک ایسی ہی تھی۔ نہیں وہاں بہت عمدہ تازہ مچھلی ملتی تھی۔ مرغی بھی خرید لیتا تھا۔ انڈے بہت سستے تھے۔ جمعہ کے روز تو گھر پر ہی رہنا ہوتا تھا۔ دوسرے دنوں میں بھی جب گھر پر ہوتا تھا تو مچھلی یا مرغی پکتی تھی اور خوب مزے ہوتے تھے۔ آٹا گوندھنا مجھے آج تک نہیں آیا اس لئے روٹی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ چاول اور مسور کی دال پکاتا اور مزے سے کھاتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ جو مزہ کھانے کا ایسمبو بے میں آتا تھا وہ بعد میں اور کہیں نہیں آیا۔ شاید اپنے ہاتھ کی پکائی ہوئی چیز کا مزہ ہی اور ہوتا ہے۔

جھیل میں بالہز اریہ

میرا پینے کا پانی جھیل سے آتا تھا۔ ایک خاتون ایک پیپا پانی کا بھر کر لے آتی تھیں۔ مَیں ان کو اجرت دے دیتا تھا۔ چونکہ وہ جھیل کے کنارے سے کنستر بھر کر لاتی تھیں جہاں مویشی آکر پانی پیتے تھے اس لئے پانی میں گوبر کی باس ہوتی تھی۔ میرے پاس فلٹر تو نہیں تھا یہی پانی استعمال کرلیتا تھا۔ ایک دفعہ مکرم محمد اکرم غوری صاحب مرحوم اور ان کے داماد ڈاکٹر حق بیوی بچوں کو لے کر آگئے۔ جھیل کے کنارے پر آکر بچوں نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بچوں کو منع کیا اور کہا کہ جھیل کے پانی میں بالہز اریا ہے اس میں ہاتھ نہ ڈالو۔ غوری صاحب نے کہا کہ شرما صاحب تو مہینوں سے یہی پانی پیتے ہیں ان کو تو بالہز اریا نہیں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے تعجب سے مجھ کو دیکھا اور کہا کہ آپ یہ پانی استعمال نہ کریں۔ میں خاموش رہا۔

ڈسٹرکٹ میرو کے احمدی گھرانے

۱۹۵۲ء میں مَیں میرو (Meru) گیا۔ کینیا کا یہ علاقہ بہت خوبصورت ہے۔ اس ضلع میں Maua کے مقام پر دو احمدی گھرانے تھے۔ یہ پہلے آغا خان کو ماننے والے اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابراہیم احمد بھائی مرحوم پہلے احمدی ہوئے بعد میں ان کے بھتیجے علی حبیب نے بھی بیعت کرلی۔ اسماعیلی فرقہ مشرقی افریقہ میں بہت منظم تھا اور تجارت پر چھایا ہوا تھا۔ ان سے برداشت نہ ہوسکا کہ ان کے دو افراد اسماعیلی مذہب ترک کرکے احمدی ہوجائیں۔ انہوں نے بہت دکھ دئے۔ ان کی تجارت کو تباہ کیا اور ان کے خاندان والوں نے ان کو مارا پیٹا اور بہت ذلیل کیا۔ علی حبیب کے والد بہت مالدار تاجر تھے۔ انہوں نے بیٹے کو عاق کردیا۔ دونوں نے سب دکھ سہے مگر استقامت میں فرق نہیں آیا۔ مَیں ان سے ملنے گیا۔ پانچ دن Maua میں رہا۔ دونوں بہت خوش تھے کہ احمدی مبلغ دور سے ملنے آیا ہے۔ شام کو دوسرے تاجروں کے ہاں تبلیغ کے لئے لے جاتے۔ اس جگہ دو عرب تھے وہ ان کو بحث کے لئے بلا لیتے، رات گئے تک گفتگو ہوتی۔ ابراہیم بھائی کی بچی کا نکاح نیروبی میں ابوبکر عثمان کے ساتھ ہونا قرار پایا تھا۔ سیٹھ عثمان یعقوب مرحوم کی خواہش پر اس موقع پر نکاح فارم مکمل کروایا۔ Maua سے کچھ دور لارے میں ایک احمدی گھرانہ مکرم نور محمد صاحب کا تھا۔ وہ کچھ (سندھ) کے رہنے والے تھے۔ لارے کے تاجر جہالت کی وجہ سے احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ نور محمد صاحب ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتے تھے۔ مَیں ان کے پاس بھی گیا اور چند دن ٹھہر کر لارے میں تبلیغ کی۔ میرو کے علاقہ میں رومن کیتھولک مشن کا زور تھا۔ پادری صاحبان اور مشن کا زیادہ تر عملہ اطالوی تھا۔ مَیں چونکہ راستہ میں افریقیوں کو تبلیغ کرتا آیا تھا جہاں گاڑی رکتی پمفلٹ تقسیم کرتا تھا اس لئے تبلیغ کی بازگشت پادریوں تک پہنچ گئی تھی۔ لارے سے میری واپسی کا وقت آیا تو تیز بارشیں شروع ہوگئیں۔ پھسلن اور پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے سرکاری طور پر گاڑیوں کی آمدورفت پر پابندی لگادی گئی اس وجہ سے مجھے رکنا پڑا۔ اتفاق سے کیتھولک مشن کی ایک گاڑی اس نواح

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اصلی زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز
حیدری

اور

نیو الرّحیم جیولرز
حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 664-0231 - 5874164

میں آئی ہوئی تھی جس نے میرو جانا تھا۔نور محمد صاحب نے پادری صاحب سے درخواست کی کہ ہمارے مبلغ کو ساتھ لے جائیں ۔ انہوں نے انکار کردیا کہ وہ ہمارا دشمن ہے ہم اس کو نہیں لے جائیں گے ۔نور محمد صاحب نے آکر مجھے بتایا کہ پادری صاحب نے انکار کر دیا ہے۔ مَیں نے کہا کوئی بات نہیں اب مَیں جاتا ہوں کم از کم ان سے باتیں تو ہو نگی۔ مَیں نے فادر کو کہا کہ مَیں دشمن تو کسی کا نہیں ہوں آپ مجھے دشمن سمجھتے ہیں تو آپ کی مرضی۔ لیکن مَیں آپ کو یاد کرواتا ہوں کہ مسیح نے کہا تھا تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ مَیں نے کہا مسیح کی یہ تعلیم آخر کس دن کے لئے ہے کیا صرف وعظ کے لئے ہے یا عمل کرنے کے لئے بھی ہے۔ وہ کھسیانے سے ہو گئے ۔ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم کرایہ لیں گے ۔ مَیں نے کہا جتنا کہو گے دوں گا۔ کہنے لگے اچھا پھر آجاؤ۔ مَیں بیٹھ گیا۔ گاڑی چل پڑی ۔ایک جگہ جا کر رک گئی، کچھ خرابی ہو گئی تھی وہ اتر کر درست کرنے لگے۔ مَیں بھی اتر گیا۔ گاڑی ٹھیک کرنے میں وقت لگا۔ مَیں پہلے جب یہاں سے گزرا تھا تو لوگوں کو پمفلٹ دئے تھے ۔لوگ مجھے دیکھ کر جمع ہو گئے اور ان سے تبلیغی گفتگو شروع ہو گئی۔ وہ سوال کرتے میں جواب دیتا رہا۔ گاڑی ٹھیک ہو گئی تو ہم چل پڑے۔ میرو پہنچ کر میں نے کہا کتنا کرایہ دوں ۔انہوں نے کہا نہیں کرایہ کی ضرورت نہیں ۔ مَیں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ سے معاہدہ ہو چکا ہے آپ کو کرایہ لینا ہو گا مگر وہ رضامند نہ ہوئے اور مجھے اتار کر چلے گئے۔

ایسیولو (Isiolo) میں تبلیغ

کچھ دنوں کے بعد میں ایسیولو (Isiolo) گیا۔ یہ قصبہ کینیا کے شمال مشرقی صوبہ کا صدر مقام ہے۔ اور بہت وسیع علاقہ ہے۔ اس کی شمالی سرحدیں ایتھوپیا (Ethiopia) کے ساتھ لگتی ہیں اور مشرقی سرحدیں صومالیہ (Somalia) کے ساتھ ۔اس جگہ فقیر محمد لال خان اینڈ سنز کا جنرل سٹور تھا۔ اس سٹور کے مالک ایک مخلص احمدی تھے جو کڑیانوالہ (گجرات) کے معروف کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۔خاکسار جب یہاں آتا تو یہ لوگ خوش دلی سے میرا خیر مقدم کرتے ۔ اس سٹور سے صومالیہ اور ایتھوپیا تک سامان تجارت جاتا تھا ۔ان ممالک سے جو تاجر آتے عبدالحمید بٹ صاحب ان کو مردانہ نشست گاہ میں میرے پاس بھیج دیتے ۔ان سے تبلیغی گفتگو ہوتی۔ میری خواہش ہوتی کہ تجارتی سامان کے ساتھ احمدیت کا پیغام بھی ان ممالک تک پہنچ جائے۔

ایک دن مَیں پراونشل کمشنر Mr.Turn Bull سے ملنے ان کے دفتر گیا۔ ہیڈ کلرک نے کہا کہ آپ براہ راست نہیں مل سکتے ۔ پہلے ڈپٹی کمشنر کے پاس جائیں پھر ان کی وساطت سے آئیں۔ مَیں نے کہا کہ مجھے ان سے کوئی ذاتی کام نہیں ہے۔ مَیں احمدی مبلغ ہوں، علاقہ میں آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان سے بھی ملوں۔ ہماری گفتگو کے دوران ایک لمبے قد کے انگریز باہر سے آگئے اور ہمارے پاس ذرا رک کر میری بات سن کر انہوں نے میرا بازو پکڑ لیا اور کہا مَیں Turn Bull ہوں۔ آؤ اندر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ وہ مجھے اپنے دفتر لے گئے۔ مَیں نے ان کو احمدیت سے متعارف کروایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انہوں نے باتیں پوچھیں ۔احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق معلوم کیا۔ بعض اسلامی مسائل دریافت کئے ۔ مَیں نے ان کو انگریزی ترجمۃ القرآن کی جلد اور دوسرا لٹریچر بطور تحفہ دیا۔ مَیں نے کہا کہ اس علاقہ میں صومالی بہت ہیں ان کے بچوں کے لئے ہماری جماعت سکول کھولے تو کیا اچھا نہ ہوگا ۔ انہوں نے کہا صومالیوں کا اپنا مزاج ہے وہ سمجھتے ہیں کہ سارے زمانہ کی عقل ودانش ان کے سروں میں ہے ۔اگر آپ سکول کھولنا چاہتے ہیں تو خود براہ راست کوشش نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ کل میں ہوائی جہاز سے Wajir جا رہا ہوں آپ جانا چاہیں تو صبح آجائیں اکٹھے چلیں گے ۔انہوں نے کہا کہ وجیر میں ایک برطانوی تاجر Mr.Mekintosh رہتے ہیں وہ آپ سے مل کر خوش ہونگے۔ مَیں نے کہا مَیں آپ کے ساتھ ضرور چلتا لیکن ہماری جماعت کی شوریٰ پرسوں نیروبی میں ہو رہی ہے میرا اس میں شریک ہونا ضروری ہے اس لئے معذرت خواہ ہوں۔

کچھ عرصہ بعد وہ Sir Turn Bull ہو گئے اور ٹانگانیکا کے گورنر بن کر دارالسلام چلے گئے۔ شیخ کالوٹا امری عبیدی ان دنوں دارالسلام کے میئر تھے۔ گورنر نے ایک دن ان کو ساتھ لے کر دارالسلام شہر کا دورہ کیا۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ شیخ امری عبیدی احمدی ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت کے مبلغ عبدالکریم شرما سے ان کی ملاقات ایسیولو میں ہوئی تھی اور ان سے جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا تھا۔ پھر پوچھا کہ وہ آج کل کہاں ہیں ۔ امری عبیدی صاحب نے بتایا کہ وہ یوگنڈا میں احمدیہ مشن کے انچارج ہیں ۔امری صاحب نے مجھے لکھا کہ عجیب بات ہے کہ آٹھ نو سال گزر جانے کے باوجود گورنر کو آپ کا پورا نام اور گفتگو یاد تھی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ملاقات سے انہوں نے احمدیہ جماعت کا اچھا تاثر لیا تھا۔ His Excellency Sir Turn Bull ٹانگانیکا میں سلطنت برطانیہ کے آخری گورنر تھے ۔ان کے عہد میں ٹانگانیکا کو آزادی ملی تھی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

قصص باطلہ نمبر ۳

مسلمانوں کی بدقسمتی سے جو باطل حکایات مسلمانوں میں مشہور ہو گئی ہیں اور جن کی وجہ سے اسلام کو سخت ضعف پہنچا ہے انہی میں سے یہ قصہ بھی ہے جو آنحضرت ﷺ کی سیرت لکھنے والوں میں سے بعض نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور جو سراسر باطل ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش اس طرح واقع ہوئی کہ ایک دفعہ حضرت جبریل آنحضرت ﷺ کے لئے جنت سے ایک سیب لائے ۔ آپؐ نے اسے نوش فرمایا اور اس سے حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں ۔گویا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نعوذ باللہ من ذلک بجائے آنحضرت ﷺ کا جزو ہونے کے جنت کے ایک سیب سے پیدا ہوئی ہیں۔

اس واقعہ کو اپنی کتب میں درج کرنے والوں نے نہ صرف یہ کہ حضرت فاطمہؓ کی ہتک کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا جزو ہونے کی بجائے ان کی پیدائش جنت کے ایک سیب سے بتائی ہے بلکہ اسلام کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ اور دشمنوں کو اس پر ہنسنے کا موقعہ دیا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام ایسے دُور از عقل خیالات کا پھیلانے والا ہے۔ اول تو چونکہ اس واقعہ کی تصدیق معتبر تاریخ اور صحیح روایت سے ہوتی ہی نہیں اس لئے مسلمانوں پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ علاوہ ازیں یہ واقعہ اپنا جھوٹا ہونا آپ ثابت کرتا ہے کیونکہ حضرت فاطمہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئی ہیں ۔ اور یہ ثابت ہے کہ اس وقت آپ کی عمر تیس سال کی تھی ۔ آنحضرت ﷺ پر وحی تئیس سال تک نازل ہوتی رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساڑھے چھ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ اور احادیث سے یقینی طور پر ثابت ہے کہ بعثت سے پہلے آپ پر جبریل کا نزول کبھی نہیں ہوا۔ پس جبکہ حضرت جبریل کی پہلی ملاقات سے چھ ساڑھے چھ سال پہلے آپ پیدا ہو چکی تھیں تو کیونکر ممکن تھا کہ حضرت جبریل کے لائے ہوئے سیب سے آپ کی پیدائش ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے اس قصہ کے بنانے والے کی نظر سے یہ واقعہ چھپا رہا۔ ورنہ اسے کبھی ایسی خلاف عقل و نقل بات بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

اسی طرح یہ قصہ بھی باطل ہے کہ ہجرت کے وقت جب آنحضرت ﷺ کو غار ثور میں تین دن تک چھپے رہنا پڑا تو غار کے منہ پر درخت اُگ آیا اور اسی طرح یہ قصہ بھی کہ غار کی پچھلی طرف ایک دروازہ بن گیا تھا اور اس کے پاس جنت کی نہر جاری ہو گئی تھی۔ اسی طرح یہ واقعہ بھی غلط ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غار میں سانپ نے کاٹ کھایا تھا لیکن آپ بالکل خاموش رہے۔ اصل واقعہ یہی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ غار میں پوشیدہ تھے تو مکہ کے لوگ باوجود سرے پر پہنچنے کے اندر گھس کر آپ کو تلاش نہ کر سکے۔ اور اس کے اندر پہلے سے ہی چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے اندھیرے میں وہ آپ کو نہ دیکھ سکے اور باوجود اس قدر دوڑ دھوپ کے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت نہ دی کہ ذرا گھس کر تلاش کر لیں اور دروازہ کھلنے اور سانپ کے کاٹنے اور نہر کے جاری ہونے کے واقعات صرف بعد کی ایجادیں ہیں۔

(ماخوذ از الفضل قادیان ۱۵/نومبر ۱۹۱۴ء)

گناہوں سے نجات کے لئے ایک طریق

چھچھ ضلع ہزارہ کے ایک احمدی بزرگ اور صحابی حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ تھے جنہیں سفر گورداسپور میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ اپنی روایات میں رقمطراز ہیں کہ:

"مجھے ایک دو روحانی بیماریاں تھیں جو نہ ظاہر کرنے کے قابل تھیں اور جن کا چارہ بھی بغیر ظاہر کے نظر نہ آتا تھا۔ میں شش و پنج میں تھا کہ کیا کروں۔ جب تک ظاہر نہ کروں اصلاح کیسے ہو گی اور ظاہر کرتے ہوئے شرم دامنگیر تھی۔ اللہ اللہ حضور کی قوت اعجازی!! حضور نے خود ہی تقریر میں فرما دیا کہ بہت سے لوگ اپنی بدیوں کو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر چھوڑ نہیں سکتے اس واسطے ان کو چاہئے کہ اس بدی کے اسباب تلاش کریں کہ وہ بدی کیوں ہوتی ہے اور کن وجوہات سے آتی ہے۔

اس ضمن میں حضرت نے مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یہ سامنے سے بدبودار دھواں آتا ہے۔ اگر منہ کے آگے ہم کپڑا کر بھی لیں تو ہاتھ ہلنے سے کپڑا ہل جائے گا اور دھواں ہم کو تکلیف دے گا اس لئے اگر ہم یہ سوچیں کہ دھواں کہاں سے آتا ہے اور وہ طاق یا روشن دان بند کر دیں کہ جس سے دھواں آتا ہے تو ہم دھوئیں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح گناہ کی حالت ہے ان اسباب سے انسان الگ ہو جائے کہ جن سے گناہ ہوتا ہے، اس جگہ، اس مکان اور پیشہ اور مجلس کو چھوڑ دے جو گناہوں کا باعث ہو"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۳/ستمبر ۱۹۹۸ء)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

شاعرِ رسولؐ حضرت حسّانؓ کا عدیم المثال کلام اور ''آہنگ حجاز'' میں اس کی مقدس جھلکیاں

دیکھی ہر ایک صنفِ سخن تو کھلا یہ راز — صنفِ سخن تو اصل میں نعتِ رسولؐ ہے
اے رحمتِ تمام محبت کی اک نظر — مدت ہوئی کہ آپ کا ثاقب ملول ہے

(دوست محمد شاهد مورخ احمدیت)

حضرت حسّانؓ کا بلند پایہ کلام

شہنشاہِ دو عالم مقصود کائنات، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر کی حیثیت سے حضرت سیدنا حسّان بن ثابت انصاری (متوفی قبل ۴۰ ھجری مطابق ۶۶۰-۶۶۱ء) شعر و سخن کی عظیم ترین رفعتوں پر فائز تھے اور خصوصاً نعتِ رسول کے باب میں اپنے عاشقانہ رنگ، جذبہ فدائیت، جدّت استعارات، لطافت تخیل، تشبیہ کی خوبی، مضامین کی جامعیت اور والہانہ اندازِ بیان میں آپ کا کلام اپنی نظیر آپ ہے۔

سیرت خاتم النبیینؐ کے شہرہ آفاق مؤلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم۔اے کی روایت ہے کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی اُس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت حسانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے اور وہ شعر یہ ہے:۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِي عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(دیوان حسان بن ثابت الانصاری صفحہ ۹۴ مطبوعہ بیروت ۱۴۰۳ھ،۱۹۸۳ء)

''یعنی اے خدا کے پیارے رسول تو میری آنکھ کی پُتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اُس وقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کیا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ''میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا''۔

(چار تقریریں صفحہ ۲۹ تا ۳۱ ناشر شعبہ نشرواشاعت نظارت اصلاح وارشاد صدرانجمن احمدیہ پاکستان۔ تقریر اپریل ۱۹۲۰ء)

عہد اسلام میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری ۶۰ سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے۔ آپ اُن عظیم مجاہدوں میں سے تھے جنہوں نے خلیفہ ثالث سیدنا عثمانؓ کے زمانہ میں اُٹھنے والے خوفناک فتنہ کی سرکوبی میں نمایاں حصہ لیا۔ اور اگرچہ آپ بڑھاپے میں بصیرت سے معمور تھے مگر بصارت سے محروم ہوگئے بایں ہمہ آپ نے غیر معمولی طور پر لمبی عمر پائی اور آپ کا وصال خلیفہ رابع امیر المومنین شیر خدا علیؓ المرتضٰی کرم اللہ وجہٗہ کے مبارک عہد خلافت میں ہوا۔

(اسد الغابہ از علامہ امام ابوالحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ)

☆......☆......☆

جناب ثاقب مرحوم راغبؔ مراد آبادی کی نظر میں

جماعت احمدیہ کے معروف شاعر جناب ثاقبؔ زیروی مرحوم (ولادت ۱۰ر اپریل ۱۹۱۹ء وفات ۱۳ر جنوری ۲۰۰۲ء) نعت گوئی کے وصف میں یکتائے روزگار تھے۔ عشق محمدؐ آپ کا سرمایۂ حیات تھا۔ یہی وجہ ہے کہ شمع حُبِ نبویؐ آپ کے دل ودماغ میں پوری آب و تاب سے روشن تھی۔ آپ نے ایک بار اپنے جیب آقا رسول خدا ﷺ کے حضور اپنی عقیدت کے پھول پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

پُر نور ہوئی تجھ سے عرب کی شب تاریک
تو چاند تھا اور تھے ترے اصحاب ستارے
ثاقبؔ کو بھی دُھن ہے یہی اے شاہ مدینہ
ان آنکھوں سے دیکھے کبھی بطحا کے نظارے

جناب راغبؔ مراد آبادی نے جنہیں پاکستان میں ''حضرت حسّان نعت ایوارڈ'' (۹۱-۱۹۹۰ء) دیا گیا۔ (پاکستان میں نعت صفحہ ۱۹۷ از راجا رشید محمود ناشر ایجوکیشنل ٹریڈرز اردو بازار لاہور۔ طبع اوّل ستمبر ۱۹۹۴ء)۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۴ء کو جناب ثاقب کی نعتیہ شاعری پر درج ذیل اشعار کہے:۔

مدح خوانِ سرورِ بطحا ہیں ثاقبؔ زیروی
مستحقِ جنت الماویٰ ہیں ثاقبؔ زیروی
نعت گوئی کی بحمد اللہ اس انداز سے
محفلِ سرکارؐ میں گویا ہیں ثاقبؔ زیروی
شمعِ حُبِّ احمدؐ مرسل ہے دل میں ضَو فگن
بے نیاز دولتِ دنیا ہیں ثاقبؔ زیروی
جملہ اصنافِ سُخن میں شعر گوئی کی مگر
نعت میں بھی مثل آپ اپنا ہیں ثاقبؔ زیروی
نعت گوئی ہی کا اے راغبؔ یہ اِک اعجاز ہے
وارث فکرِ فلک پیما ہیں ثاقبؔ زیروی

(ہفت روزہ لاہور ۲۶/جنوری ۲۰۰۲ء صفحہ ۵ ایڈیٹر یاسر زیروی)

جناب ثاقبؔ زیروی کی نعتوں کا آخری مجموعہ آہنگ حجاز کے روح پرور اور دلکش نام سے ۲۰۰۲ء کے آغاز میں منظر عام پر آیا ہے۔ محترم راغب مراد آبادی نے جناب ثاقب زیروی کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس حسین اور دلربا گلدستہ نعت کی نسبت فرمایا کہ۔

دولتِ سرمد ہے یہ مجموعہ نعتِ رسولؐ
فیض یاب ربی الاعلیٰ ہیں ثاقبؔ زیروی

☆......☆......☆

ایک حیرت انگیز تاریخی توارد

قبل اس کے کہ حضرت سیدنا حسانؓ بن ثابت کے عدیم النظیر نعتیہ اشعار کی آفاقی روشنی میں ریاض رسولؐ کے بلبل، ثاقب زیروی، کے اثر انگیز اور وجد آفریں سرمدی نغموں کے چند نمونے ہدیۂ قارئین ہوں اس حد درجہ حیرت افزا تاریخی توارد کا اجمالی تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ جناب ثاقب زیروی کو ۱۹۹۶ء کے برین ہیمرج کے باوجود ربّ محمدؐ نے نعت نبوی میں فکر پیمائی اور حضرت حسّان کے نقوش منزل کو رہنما بنانے کی برکت سے ۸۲ سال کی طویل عمر سے نوازا۔ آپ کا ابتدائی کلام ''ہمارے نغمے'' ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو قادیان سے اشاعت پذیر ہوا۔ اس نقطہ نگاہ سے احمدیت میں آپ کی شاعری کی عمر کم وبیش ۶۰ سال ہی بنتی ہے۔ پھر خلافت ثالثہ کے زمانہ میں اٹھنے والے ۱۹۷۴ء کے قیامت خیز طوفان میں آپ نے جس طرح چومکھی ادبی و علمی لڑائی لڑی وہ آپ کی زندگی کا ایک کھلا اور زریں ورق ہے اور عجیب تر بات یہ بھی ہے کہ حضرت حسانؓ کی طرح آپ کا انتقال بھی خلافت رابعہ ہی میں ہوا۔

اب قافلہ نعتِ رسولؐ کے قائد اور سالار حضرت حسانؓ بن ثابت کے بعض پر معارف اشعار کے حوالہ سے جناب ثاقبؔ کے نعتیہ اشعار کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ سب اشعار ''آہنگ حجاز'' کے مجموعہ کی زینت ہیں۔

☆......☆......☆

حقانیتِ مصطفٰی کی منادی

حضرت حسانؓ:۔

وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقَّ اِنْ نَفَعَ الْبَلَآءِ
شَهِدْتُ بِهٖ فَقُوْمُوْا صَدِّقُوْهُ
فَقُلْتُمْ: لَا نَقُوْمُ وَلَا نَشَآءِ

اور اللہ نے کہا کہ ہم نے ایک بندے کو بھیجا ہے، جو حق بات کہتا ہے۔ اگر آزمائش نفع بخش ہو (تو اس کی صداقت کو آزمالو)۔ مَیں نے اس کی صداقت پر گواہی دی۔ تم بھی کھڑے ہو جاؤ اور اس کی صداقت پر گواہی دو۔ مگر تم نے یہی کہا کہ ہم ایسا نہ کریں گے اور نہ یہ چاہتے ہیں۔

جناب ثاقب:۔

شعور دے کے محمدؐ کے آستانہ کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا

(آہنگ حجاز صفحہ ۳۸)

رسولؐ پاک سے نسبت نہ تھی انہیں ثاقبؔ
وہ قافلے جو بھٹکتے پھرے غُباروں میں

(صفحہ ۴۱)

دل کی زباں سے نعتِ پیمبر سنائیں گے
ہم شب زدوں کو حرف منور سنائیں گے

(صفحہ ۲۰)

جو سرور کونین سے منسوب نہ ہوگا
وہ خالق کونین کو محبوب نہ ہوگا

(صفحہ ۳۴)

☆......☆......☆

جذبۂ فدایت نبویؐ

حضرت حسانؓ:

فَاِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَآءِ

میرا باپ، اور باپ کا باپ اور میری عزّت محمدؐ کی عزت کے لئے تمہارے مقابلہ میں ڈھال ہے۔

جناب ثاقبؔ:

یہ جان و دل نثار محمدؐ کی آن پر
اس راہ میں ہر ایک اذیت قبول ہے

(صفحہ ۶۹)

نہیں فکر ثاقبؔ بے نوا، جو کہے زمانہ برا بھلا
تو اسی کا ہے تو اسی کا تھا، وہ جو رحمتوں کا قسیم ہے

(صفحہ ۸۲)

☆......☆......☆

شانِ ختم نبوت و مقام مظہر اتم صفات باری تعالٰی

حضرت حسانؓ:

اَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ، يَلُوْحُ وَيَشْهَدُ

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

وَضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِيّ اِلَى اسْمِهٖ
اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّه
فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدُ

آپؐ پر مہر نبوت درخشاں ہے، اللہ کی طرف سے وہ دلیل ہے، چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے۔ اللہ نے اپنے نبی کا نام اپنے نام سے مربوط کردیا اس لئے مؤذن پانچوں وقت اذان میں اَشْهَدُ...... کہتا ہے۔ اللہ نے اپنے نام سے اپنے پیغمبر کا نام نکالا۔ عرش والا (خدا) محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں۔

جناب ثاقب:

تو حبیبِ رب کریم ہے تُو عجیب دُرِّ یتیم ہے
تیرے وصف کیسے بیاں کروں تُو جہاں میں سب سے عظیم ہے
تُو وجودِ حق کی دلیل ہے تُو دعائے قلبِ خلیل ہے
تیری ذات خاتم انبیاء تیرا نور سب سے قدیم ہے
(صفحہ ۸۱)

یہ محفل میلاد ہے اس ختم رسل کی
جس نے شب تاریک کو اَشکوں سے نکھارا
جو نور ہوا پردۂ ہستی سے ہویدا
جس نور نے ہر نور نبوت کو سنوارا
(صفحہ ۲۶)

ختم رُسل ہے تیری ذات، فخر رُسل ہے تیرا نام
وقف ہیں تجھ پہ عظمتیں۔ ختم ہیں تجھ پہ برکتیں
ختم ہیں تجھ پہ خوبیاں۔ ختم ہیں تجھ پہ مدحتیں
تجھ پہ سلام بار بار۔ تجھ پہ ہزار رحمتیں
(صفحہ ۹۳)

ہمارے دل اسی محبوب کی امانت ہیں
ہے ختم جس پہ دو عالم کی خوبیوں کا کمال
(صفحہ ۱۷)

تو ہی کتابِ رسالت کا حرفِ آخر ہے
ترے مقام سے کمتر ہیں انبیاء سارے
(صفحہ ۶۱)

اُن سا کوئی ہوا نہ ہوگا جہان میں
بعد از خدا بزرگ ومکرم وہی تو ہیں
سب انبیاء کو نور ملا اُن کے نور سے
سب انبیاء سے افضل و اکرم وہی تو ہیں
احمدؐ لقب ہے اور محمدؐ ہے جن کا نام
کہتے ہیں جن کو رحمتِ عالم وہی تو ہیں
تاحشر اَب اُنہی کی نبوت کا دور ہے
ہیں مُرسلینِ حق کے جو خاتم وہی تو ہیں
(صفحہ ۶۳۔۶۴)

☆......☆......☆

معراجِ شہنشاہِ رسالت

حضرت حسانؓ:

فَاَمْسٰى سِرَاجًا مُسْتَنِيْرًا وَ هَادِيًا
يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ

یہ ایک روشن چراغ، روشنی دینے والے اور ہادی بن کر آئے، جن کی چمک ایسی ہے جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔

جناب ثاقب:

یہ بات مجھ سے فلک نے کہی
ضیائے روئے محمدؐ ہے چاند تاروں میں
(صفحہ ۴۰)

معراج مصطفٰی سے ہوا ہے یہ انکشاف
یہ کہکشاں تو آپؐ کے قدموں کی دھول ہے
(صفحہ ۷۰)

ماہِ نبوت، مہر رسالت۔ صلی اللہ علیہ وسلم
صبحِ ازل کے مطلعِ رحمت۔ صلی اللہ علیہ وسلم
شافعِ محشر، ہادیٔ صادق، مظہر لطف ورحمتِ خالق
ساقیٔ کوثر، بحرِ سخاوت۔ صلی اللہ علیہ وسلم
سورۂ واللیل آپؐ کے گیسو۔ معنیٔ قوسین آپؐ کے ابرو
کس کو ملی ہے ایسی فضیلت۔ صلی اللہ علیہ وسلم
مشعلِ ایماں نورِ صداقت، آپؐ کی صورت، آپؐ کی سیرت
حُجتِ دیں، اتمامِ نبوت۔ ﷺ آپؐ ہی کا ہم کو ہے
وسیلہ، آپؐ ہی کا ہم کو ہے سہارا
بہر خدا ہو چشم عنایت۔ صلی اللہ علیہ وسلم
(صفحہ ۲۲)

دنیا میں ہر قدم پہ ہے ثاقب کی رہنما
اس نورِ اوّلیں کے اشاروں کی روشنی
(صفحہ ۴۷)

دامنِ محمدؐ سے وابستگی کا تاریخی عہد

حضرت حسانؓ:

اِنْ تَتْرُكُوْا فَاِنَّ رَبِّي قَادِرٌ
اَمْسٰى يَعُوْدُ بِفَضْلِهٖ الْعُوَّادِ
وَاللّٰهِ رَبِّي لَا نُفَارِقُ اَمْرَهٗ
مَاكَانَ عَيْشٌ يُرْتَجٰى الْمَعَاد

اگر تم لوگ ان کو چھوڑ بھی دو گے تو میرا رب قادر ہے، وہ اپنے فضل واحسان سے پھر آپ کی طرف مائل ہے، اور اس کا فضل تو بار بار آنے والا ہے۔ بخدا ہم ان کے دین کو نہیں چھوڑیں گے، ورنہ آخرت میں کسی طرح کی سلامتی کی امید نہ رہے گی۔

جناب ثاقب:

ہے کون بد نصیب جو باندھے گا غیر سے
عہد وفا حضورؐ کے عہدِ وفا کے بعد
(صفحہ ۵۳)

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑلے ثاقب
دلوں سے عشقِ محمدؐ نہیں ہے جانے کا
(صفحہ ۵۰)

میرے سفینۂ ہستی کے ناخدا ہیں حضورؐ
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈوب جانے کا
(صفحہ ۴۸)

یا رب مجھے بنا دے درِ مصطفٰیؐ کی خاک
مانگوں گا اب نہ کوئی دعا اس دعا کے بعد
(صفحہ ۵۴)

مدینہ منورہ سے بے مثال محبت و شیفتگی

حضرت حسانؓ:

بِطَيْبَةَ رَسْمٌ لِلرَّسُوْلِ وَمَعْهَدُ
مُنِيْرٌ وَقَدْ تَعْفُوْ لِرُسُوْمٍ وَتَهْمَدُ
وَلَا تَنْمَحِي الْاٰيَاتُ مِنْ دَارِحُرْمَةٍ
بِهَا مِنْبَرُ الْهَادِي الَّذِيْ كَانَ يَصْعَدُ

طیبہ میں رسول اللہ کے نشانات ہیں اور آپ کا بصیرت افروز مرکز ہے، دنیا کے نشانات مٹتے رہتے اور پرانے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن نشانیاں حرم پاک کی نہیں مٹ سکتیں جہاں ہادی ﷺ کا منبر ہے جس پر آپؐ چڑھا کرتے تھے۔

جناب ثاقب:

کس شوق سے لیں طور نشینوں نے بلائیں
جب سوئے مدینہ چلے مستانِ محمد
(صفحہ ۴۴)

یہ میرا دل جسے دنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثرب کے بادہ خانے کا

☆......☆......☆

گنبدِ خضریٰ کا پُر کیف تصور اورھدیۂ دُرود وسلام

حضرت حسانؓ:

فَبُوْرِكْتَ يَا قَبْرَ الرَّسُوْلِ وَبُوْرِكَتْ
بِلَادٌ ثَوٰى فِيْهَا الرَّشِيْدُ الْمُسَدَّدُ

اے قبر رسولؐ! تجھ پر برکتیں شب وروز نازل ہوں اور وہ حصۂ زمین بابرکت رہے جس میں ستودہ صفات توفیق بخش و توفیق یافتہ ذات کا جسمِ اطہر رکھا گیا ہے۔

جناب ثاقب:

پیش نظر ہو روضۂ اطہر لکھتا رہوں بس نعتِ پیمبر
ہے یہی اپنی زیست کی غایت صلی اللہ علیہ وسلم
(صفحہ ۲۳)

وہ روضۂ نبی کے نظاروں کی روشنی
اُتری ہوئی زمیں پہ ستاروں کی روشنی
ہوتی ہے چاندنی سے بھی بڑھ کر حسین تر
اس سرزمیں کے رہگزاروں کی روشنی
اس جُوئے کہکشاں میں بڑی احتیاط سے
پھیلی ہوئی ہے نور کے دھاروں کی روشنی
(صفحہ ۴۶،۴۷)

بلالو ثاقب کو اپنے در پر درود تم پر سلام تم پر

اس مختصر مقالہ کا اختتام جناب ثاقب مرحوم ہی کے قلم سے نکلے ہوئے درود وسلام سے کیا جاتا ہے جس کا لفظ لفظ عشقِ رسول کے سانچہ میں ڈھلا ہوا اور سوز وگداز میں ڈوبا ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے بارگاہ مصطفویؐ کا یہ جانثار خادم کس عجز و نیاز، انکسار، وارفتگی اور روح بصیرت سے اپنے محبوب ترین آقا کے حضور درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ (نوراللہ مرقدہ)

ہے نامِ نامی تمہارا لب پہ، درود تم پر سلام تم پر
ادھر بھی ہو اِک نگاہ سرور، درود تم پر سلام تم پر
تمہی ہو شمعِ حریم داور۔ درود تم پر سلام تم پر
ہیں تم سے دونوں جہاں منور۔ درود تم پر سلام تم پر
چمن چمن تذکرہ تمہارا، یہ کہکشاں راستہ تمہارا
تمہاری خوشبو گلوں کے اندر، درود تم پر سلام تم پر
تمہارے نقشِ قدم سے پائی ہے خاک نے ایسی سربلندی
زمیں کو ہے فوق آسماں پر۔ درود تم پر سلام تم پر
دہن ہے سرچشمۂ صداقت، زباں ہے گنجینۂ فصاحت
لبوں پہ قربان موجِ کوثر۔ درود تم پر سلام تم پر
رہِ وفا سے ہٹائے گا کیا، زمانہ اُس کو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر۔ درود تم پر سلام تم پر
ہم اور اب کس کے دَر پہ جائیں کسے غم زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بے کسوں کے یاور۔ درود تم پر سلام تم پر
کبھی تو آئے گا وہ زمانہ، کبھی تو ہوگا مرا بھی جانا
کہوں گا روضہ پہ سر جھکا کر۔ درود تم پر سلام تم پر
شب اَلم رُوکشِ سحر ہو، کرم کی آقا بس اک نظر ہو
بُلالو ثاقب کو اپنے در پر۔ درود تم پر سلام تم پر
(صفحہ ۶۷۔۶۸)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
(درثمین)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

KMAS TRAVEL
Service at your door step
☆...... کیا آپ موسم گرما میں پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
☆...... کیا آپ عین وقت پر پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں؟
☆...... کیا آپ نے اپنی نشست محفوظ کروالی ہے؟ اگر نہیں
تو اپنا پروگرام ترتیب دے کر آج ہی ہمیں فون کریں۔ بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں
ہماری ترقی کا راز ــــــــــ آپ کا پرخلوص تعاون
KMAS TRAVEL-DARMSTADT
Phono: 06150-866391 - 0170-5534658 - Fax: 06150-866394

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ

محترم مولانا محمد منور صاحب سابق مربی مشرقی افریقہ نے اپنی اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کی یاد پر مشتمل ایک کتابچہ تحریر فرمایا جس کی تلخیص (مکرم انتصار نذر صاحب کے قلم سے) روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍جون ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔

محترم مولانا صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میری پہلی شادی ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ ہمارے گھر کا ماحول نہایت خوشگوار رہا۔ ۱۹۵۲ء میں دوسری شادی ہوئی۔ اس کے بعد بھی زندگی پرسکون رہی۔ ۱۹۹۲ء میں پہلی بیوی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی۔ وہ میری زوجیت میں ۵۲ سال تک رہیں اور اس دوران ۲۶ سال تک مجھ سے دُور رہیں۔ اس دوران کبھی شکایت زبان پر نہ لائیں۔

میری پیدائش کے بعد سے میرے لئے بہت سے رشتے آئے جن سے پہلے میرے بزرگ اور بعد میں مَیں انکار کرتا رہا۔ جون ۱۹۳۹ء میں مَیں قادیان آیا۔ جب تعطیلات گزارنے واپس لودھراں گیا تو محترم منشی محمد حیات خانصاحب انسپکٹر بیت المال وہاں تشریف لائے اور اپنی بیٹی کے لئے میرے رشتہ کی خواہش کی۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ تین سال قبل چھوٹے بھائی کے ہاں پیدا ہونے والی بیٹی سے اُن کے والد صاحب (یعنی میرے دادا) میری بات طے کرچکے ہیں اس لئے آپ اُن سے ذکر کردیکھیں۔ چنانچہ خانصاحب نے اُن سے ذکر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رشتہ تو طے ہوچکا ہے لیکن بچوں کی عمر میں کافی فرق ہے۔ اگر آپ جلدی یہ کام کرسکتے ہوں تو کوئی حرج نہیں جب بچی بڑی ہوجائے گی تو اُس کا رشتہ بھی وہیں ہوجائے گا۔ چنانچہ اُسی سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اباجان نے ایک مکان کرایہ پر لے لیا۔ محترم خانصاحب بھی اپنی بیٹی کو قادیان لے آئے۔ ۲۵؍دسمبر ۱۹۴۰ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے ہمارا نکاح پڑھا اور ۲۹؍دسمبر کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اباجان نے خانصاحب سے پوچھا کہ کتنے افراد بارات میں آئیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹی تو مَیں نے ایک ہی کو دینی ہے، آپ جتنے افراد شامل کرنا پسند کریں، کرلیں۔ بارات میں چند افراد شامل تھے۔

جلسہ کے بعد مَیں جامعہ میں کوٹ آیا اور میرے والدین اپنی بہو کو لودھراں لے گئے۔ اگلے سال ایک مکان اباجان نے قادیان میں خرید لیا جس کا ایک حصہ کرایہ پر دیدیا گیا۔ میری والدہ اپنی بھانجی کو تعلیم دلانے کے لئے اپنے ہمراہ لے کر قادیان آگئیں۔ اُس بچی نے بعد میں میری بیوی بننا تھا۔ میری پہلی بیوی ہم سب کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔ اگلے سال مَیں نے درجہ ثانیہ (مولوی فاضل) کا امتحان دیا تو اپنی جماعت میں اوّل اور یونیورسٹی میں سوم آیا۔ میری بیوی نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کو یہ پوزیشن میری وجہ سے ملی ہے۔ مجھے اس سے اختلاف کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور اُن کی بات مان لی گئی۔

مولوی فاضل کرنے کے بعد مَیں نے بیوی کے مشورہ سے زندگی وقف کردی اور مربیان کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ دس روپے الاؤنس مقرر ہوا تو خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وقف بھی منظور اور ساتھ روپے بھی!۔ مربیان کی دوسالہ کلاس کے بعد ایک سال کا خصوصی کورس کیا اور ۱۹۴۶ء میں کانپور میں بطور مربی متعین ہوا۔

۱۹۵۰ء میں اباجان نے لکھا کہ میرے چچا نے لکھا ہے کہ اُن کی بیٹی شادی کے قابل ہوگئی ہے اس لئے نکاح کردیا جائے۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں واقف زندگی ہوں، اپنے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا اور پھر دوسری شادی کی حاجت نہیں ہے، بیوی و بچہ موجود ہیں۔ چنانچہ معاملہ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضورؓ نے رشتہ کرنے کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی کہ دونوں بیویوں کو افریقہ بھیجنا ہوگا۔

میری غیرحاضری میں میری بیویوں کا باہم معاملہ غیرمعمولی طور پر قابل تعریف رہا۔ کبھی جھگڑے کی نوبت نہ آئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میری بیویاں بھی خود کو عملاً وقف کرچکی تھیں۔ بعض ناواقف عورتیں میری دوسری بیوی کو پہلی بیوی کی بیٹی سمجھتی تھیں۔ اگرچہ عورت خاوند کی محبت میں کسی شراکت کو ناپسند کرتی ہے لیکن آمنہ بیگم کہتی تھیں کہ جب شریعت نے تعدد ازدواج کی گنجائش رکھی ہے اور حضورؓ نے بھی آپ کو دوسری شادی کی اجازت دیدی ہے تو مَیں اسے ناپسند کیسے کرسکتی ہوں؟۔ آمنہ بیگم میں محبت کے ساتھ ادب کا مادہ بھی انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ باون سال میں کبھی ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے جن میں کسی قسم کی درشتی یا ہتک پائی جائے۔

آمنہ بیگم کا سلوک غریب عورتوں سے بھی مثالی تھا۔ مالی قربانی میں پانچویں حصہ کی موصیہ تھیں۔ ہر طوعی چندہ میں باقاعدگی سے حصہ لیتیں۔ اُن کی خواہش تھی کہ میری زندگی میں ان کی وفات ہو۔ باوجود عمر میں مجھ سے چھوٹا ہونے کے اُن کی یہ خواہش پوری ہوئی۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ابن محترم مولوی محمد منور صاحب نے جب یہ کتابچہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا تو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے جوابی مکتوب تحریر فرماتے ہوئے لکھا:

"......یہ ذکر خیر محض ایک پاک بی بی کی یاد میں نہیں بلکہ بہت سے پاکباز وجودوں کی یاد پر مشتمل ہے۔ کیسے کیسے سادہ، پاک، بے تکلف، بے ریا، غیراللہ سے تہی لوگ تھے۔ اللہ اور رسولؐ سے سینوں کو منور کئے ہوئے، قناعت کے شہزادے اور شہزادیاں، دل ذکراللہ سے مطمئن، آنکھیں اُس کی عطاء سے ٹھنڈی، سرتاپا شکر، مجسم حمد، رَاضِیَۃً مَرْضِیَۃً۔ یہ آخرین تو اپنی مرادوں کو پاگئے اور اوّلین سے جاملے۔ اور اپنا حال یہ ہے کہ ستاری کے پردہ کی اوٹ میں عفو کی چادر میں لپٹ کر تحلیل ہوجانے کو جی چاہتا ہے...... سوچتا ہوں کبھی آپ کی امی سے ملاقات ہوئی یا نہیں۔ شائد کبھی دفتر وقف جدید میں مجھ سے دوا لینے آئی ہوں۔ آئی بھی ہوں تو مجھے کیا پتہ لگ سکتا تھا کہ کون اور کیا ہیں۔ عزت تو مَیں سب کی کرتا تھا مگر اُن کو اٹھ کر ملتا، اُن کا دل کی گہرائیوں سے احترام کرکے عزت پاتا، اُن کو دعائیں دیتا، اُن سے دعائیں لیتا۔ دل بھر کے آج آپ سب کا غم مَیں نے دل پر لے لیا ہے مگر بانٹ نہیں سکتا۔ بانٹنے سے تو غم کم ہوجانے چاہئیں مگر انسان کے دکھ بانٹنے کا قصہ تو برعکس اثر دکھاتا ہے۔ کاش مَیں آپ کا اور سب محروموں کا غم کم کرسکتا لیکن انسان بڑا بے بس ہے......"

......❀......❀......❀......

محترم سردار خان صاحب آف لہڑی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸؍جون ۲۰۰۱ء میں محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب اپنے ایک مضمون میں محترم سردار خان صاحب آف لہڑی کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں جنگ عظیم کے دوران مَیں اور محترم سردار خانصاحب اٹلی کے ایک جنگی ہسپتال میں تعینات تھے جب مجھے اتفاقاً "کشتی نوح" مل گئی اور مَیں نے اُس کو پڑھ کر فوراً تحریری بیعت کرلی۔ یہ کتاب خانصاحب نے بھی پڑھی اور چند ماہ بعد بیعت کرلی۔

محترم خانصاحب ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ گاؤں لہڑی راجگان تحصیل کہوٹہ، ضلع راولپنڈی سے تعلق تھا۔ مڈل تک تعلیم تھی۔ ۱۹۴۲ء میں آرمی میڈیکل کور میں بھرتی ہوگئے۔ مصر، لیبیا اور اٹلی میں چار سال تک مقیم رہے۔ جنگ کے بعد واپس وطن آئے تو شادی ہوگئی۔ جب لوگوں کو آپ کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو بہت تنگ کیا گیا، بیوی بھی آپ کو چھوڑ کر چلی گئی۔ آپ بڑی مشکل سے جان بچاکر کچھ عرصہ کے لئے ربوہ آگئے۔

آپ نہایت شریف النفس، ہردلعزیز اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ ملازمت کے دوران ہی وصیت کرلی۔ ۱۹۶۷ء میں نائب صوبیدار ہوکر ریٹائرڈ ہوگئے اور گاؤں میں پریکٹس کرتے رہے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کو دوبارہ بلالیا گیا اور صوبیدار کے عہدہ پر ترقی دیدی گئی۔ فوج سے فراغت کے بعد آپ متواتر دس سال تاوقت وفات اپنی جماعت کے صدر رہے۔

۱۵؍فروری ۱۹۹۸ء کو راولپنڈی میں آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

......❀......❀......❀......

یوپی (انڈیا) کا ایک معزز احمدی خاندان

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۰؍مئی ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے مضمون میں پیلی بھیت، یوپی (انڈیا) کے ایک معزز احمدی خاندان کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔

حضرت حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری صاحب کی دعوت الی اللہ سے متاثر ہوکر ان کے ماموں خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب اپنے بیٹے خان بہادر آصف زماں صاحب کے ہمراہ حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے۔ خان بہادر مولوی عبدالحق صاحب پیلی بھیت میں سکونت پذیر تھے۔ حسن کارکردگی پر حکومت نے طلائی تمغہ "قیصر ہند" دیا تھا۔ جید عالم، انتہائی دیندار، مخیّر اور اسلام کے لئے بہت غیرتمند انسان تھے۔ خدمت خلق میں نمایاں تھے۔ کچھ عرصہ قبول احمدیت کو چھپایا لیکن آپ کے بیٹے خان بہادر آصف زماں صاحب کی جب وفات ہوئی تو حضرت سیّد مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے ایک نوحہ لکھا اور پیلی بھیت آئے تو لوگوں پر آپ کے قبول احمدیت کا عقدہ کھلا۔

ایک بار مولوی عبدالحق صاحب نے اپنا ایک خواب حضرت مصلح موعودؓ کو لکھا تو حضورؓ نے تعبیر بتاتے ہوئے لکھا کہ دنیا چھوڑدیں، اپنے خدا سے لو لگائیں۔ چنانچہ آپ نے قرب وجوار کے احمدیوں کے پتہ جات اپنے منشی کو نوٹ کروادیئے۔ چند ہی دن بعد ۱۲؍فروری ۱۹۲۸ء کو آپ کی وفات ہوگئی تو غیراحمدی رشتہ دار بھی وہاں آئے تاکہ دیکھیں کہ میت کو کون کندھا دیتا ہے۔ منشی کے اطلاع دینے پر کچھ ہی دیر میں کثیر تعداد میں احمدی اکٹھے ہوگئے اور مولوی صاحب کا جنازہ پڑھ کر تدفین ہوئی۔

خان بہادر آصف زمان صاحب ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر فائز تھے اور ریاست "تان پارہ" کے ایک عرصہ تک مدارالمہام رہے۔ اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت حافظ مختار احمد صاحب کو اپنے پاس بلوالیتے اور دعوت الی اللہ کے مواقع مہیا کرتے۔ سرسید نے آپ کو ایک گھڑی اُن خدمات کے صلہ میں عطا کی تھی جو آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں انجام دی تھیں۔ اپنی جیب سے غریب مسلمانوں کی بہت مدد کرتے تھے۔ آپ کے ایک بیٹے میجر عارف زماں صاحب کو ریٹائرڈ ہونے کے بعد صدرانجمن احمدیہ میں خدمات بجالانے کی توفیق بھی ملی۔

......❀......❀......❀......

MTA AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

19/04/2002 – 25/04/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 19th April 2002

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 1.. With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.25 Majlis Irfaan: Rec.12.04.02 With Urdu Speaking Friends
02.25 MTA Sports: Annual Badminton Tournament Tehseen Ahmad Vs Khalid Mehmood Presentation MTA Pakistan
03:15 Around The Globe: Documentary About Maryland's historic Eastern Shore Part 4 Presentation MTA USA
04.15 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.39 Host: Saud A. Khan Sb.
05.05 Homoeopathy Class: No.72 Rec.21.03.1995
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.74 Rec.22.7.95
07.35 Siraiki Service: F/S Rec.20.03.98
08.45 Majlis Irfaan: Rec. 12.04.02
09.45 Roshni Kaa Safar: Interview with new converts Presentation MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-e-Sahaaba: 'Ashaabi Ka Al Najoom' Presented by Anees A. Naveed Sb – Prog. No.7
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.09.04.02
15.05 Friday Sermon: Rec.19.04.02 ®
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: no. 74 rec. 22.08.95
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30 Majlis Irfaan: rec. 12.04.02
21.35 Friday Sermon: rec 19.04.02
22.30 Dars-e- Hadith
22.50 Homeopathy Class No.72 rec 21.03.95 ®

Saturday 20th April 2002

00.05 Tilawat, News, Darse-e-Hadith
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran No.11 Teaching of the correct pronunciation of the Holy Quran.
01.20 Q/A Session: Rec.21.04.96 With English Speaking Friends
02.20 Kehkashaan: 'Darood Shareef' Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.00 Urdu Class: Lesson No.392 – Rec.17.07.98
04.10 Safar Ham Nay Kiyaa: A visit to 'Garam Chashmah' in Pakistan.
04.30 Le Francais C'est Facile: No.13
04.55 German Mulaaqaat: Rec.10.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: SessionNo.75 Rec.23.08.95
07.30 French Service: Classes des enfants.
08.40 Dars-ul-Qur'an: Session No.11 Rec.03.02.96
10.00 Indonesian Service
11:10 Seerat Un Nabi. An Urdu speech by Mubashar Ahmad Kahloon Sb.
12.05 Tilawat, Darse Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.392 rec. 17.07.98
14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
15.00 Children's Class: With Hazoor rec 20.04.02
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran: ®
16.25 French Service: Mulaqat with Hazoor
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No. 75 rec23.08.95
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30 Q/A Session With English Speaking Guests rec 21.04.96
21.30 Children's Class: With Hazoor ®
22.30 German Mulaaqaat: Rec.10.04.02 ®
23.30 Safar Ham nay Kiyaa

Sunday 21st April 2002

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi (SAW), News
01.00 Children's Class: With Hazoor Rec.10.02.01 – Part 2
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Friends
02.30 Discussion: An introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih I (RA) Host: Fuzail Ayaz Ahmad Sb. Part .8
03.15 Friday Sermon: Rec.19.04.02
04.15 Urdu Asbaaq: Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.11 Presentation MTA International
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 14.04.02
06.05 MTA International News
06.35 Liqaa Ma'al Arab. Session No.68 Rec.08.07.95
07.40 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec: 27.3.98
08.45 Moshaa'irah: An evening with various poets Presentation MTA Pakistan
09.45 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.10 – P.2 Presented by Fahim A. Khadim Sb.
10.15 Indonesian Service.
11.15 MTA Travel: A Visit to Northern Spain.
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.14.04.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Part 2, Rec: 10.02.01 ®
16.30 Friday Sermon: Rec 19.04.02. ®
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.07.04.02 ®
23.30 MTA Travel: A Visit to Northern Spain.

Monday 22nd April 2002

00.05 Tilawat, Darse Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak Presentation MTA Pakistan
01.20 Children's Corner: Hikayaate Shireen
01.30 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests. Rec. 05.05.96
02.35 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme In Urdu based on the books of the Founder of the Ahmadiyya Muslim Jama'at Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (AS)
03.05 Urdu Class: No.394– Rec.24.07.98
04.30 Learning Chinese: With Usman Chou .
05.00 French Mulaaqaat. Rec. 15.04.02
06.10 MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.77, Rec: 29.08.95
07.30 Islam Among Other Religions: Reading from Chinese Book 'Islam among other religions' Presented by Usman Chou Sb. Presentation of MTA International
07.55 Speech: by Mau. Sultan M. Anwar Sb. Topic 'Bright future of Ahmadiyyat' Presentation MTA Pakistan ®
08.45 Q/A session. Rec: 05.05.96 (R)
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: Host – Fareed A. Naveed Sb.
10.20 Indonesian service
11.20 Safar Hum Nay Kiya:A visit to 'Donga and Nath'ya Gali' Pakistan
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.394 Rec 24.07.98 ®
14.10 Bangla Shomprachar
15.10 French Mulaaqaat: Rec 01.04.02 ®
16.15 Children's Corner: Kudak ®
16.30 French Service
17.30 German Service
18.30 Liqaa Ma'al Arab No. 77 Rec. 29.08.95
19.30 Arabic Service.
20.35 Q/A Session: rec. 05.05.96®
21.35 Ruhaani Khazaa'en ®
22.15 Hikaayaate Shireen
22.30 Rencontre Avec Les Francophones Rec 01.04.02
23.30 Safar Hum Nay Kiyaa®

Tuesday 23rd April 2002

00.05 Tilawat, Darse Hadith, News
01.00 Children's Corner: Let's Learn Salaat – With Imam Rashed Sb.
01.40 Tabarrukaat: Speech by Mau.A.M.Khan J/S Rabwah 1975 – Topic 'Two signs of the Imam Mahdi, the eclipse of sun and the moon' Presentation MTA Pakistan
02.30 Medical Matters: Speech by Dr. Sultan Ahmad Mubashar Topic: 'Taking care of your baby' Presentation MTA Pakistan
03.20 Around the Globe: A documentary about 'The Alcan highway, North America'. Presentation MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.6
05.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.16.04.02
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.78 rec. 30.08.95
07.30 MTA Sports: All Pakistan Sports Rally. Kabaddi Match between Lahore and Rabwah. Commentator Naseem Ahmad Iqbal.
08.20 Dars-e-Hadith
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.03.02.96 Class No.11
10.15 Indonesian Service.
11.15 Medical Matters: ®
12.05 Tilawaat, Darse Hadith , MTA News
12.55 Q/A Session: Rec.21.04.96 With English Speaking Friends
14.00 Bangla Shomprachar:
15.00 German Mulaaqaat: Rec.10.04.02
16.10 Children's Corner: Let's Learn Salaat ®
16.40 French Service
17.35 German Service
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service.
20.40 Tabarrukaat: ®
21.35 Around The Globe: ®
22.35 From The Archives: F/S Rec.31.05.96

Wednesday 24th April 2002

00.05 Tilawaat, History of Ahmadiyaat, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No. 29
01.30 Q/A session with Urdu Speaking Friends
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.4, Part: 2 Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sb. Presentation MTA Pakistan
03.15 Urdu Class: With Hazoor Lesson No. 394 – Rec.24.07.98
04.25 Safar Hum Nay Kiya: A documentry about a visit to the Valley of Kailaash, in Pakistan. Presentation MTA Pakistan
05.00 Children's Mulaaqaat: Rec.19.04.00
06.10 MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.79 Rec.31.08.95
07.30 Swahili Service: 'Seerat-un-Nabi (SAW)' Presented by Bashir Ahmad Akhtar Sb. & Jamil-ur-Rehman Sb.
08.40 Q&A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad and Urdu speaking guests.
09.50 Islami Adaab: Lecture by Imam Rashed Sb. Lecture on Islamic etiquette
10.15 Indonesian Service:
11.30 Safar Hum Nay Kiyaa: ®
12.05 Tilawaat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: class No. 394 Rec. 24.07.98 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.00 Children's Mulaaqaat: rec. 19.04.00 ®
16.00 Children's Corner: Guldastah ®
16.30 French Mulaaqaat: ®
17.35 German Service:
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service:
20.40 Q/A Session: ®
21.40 Hamaari Kaenaat: ®
22.05 Children's Mulaaqaat: Rec 19.04.00 ®
23.05 Islami Aadaab: ®
23.35 Safar Ham Nay Kiyaa ®

Thursday 25th April 2002

00.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
01.00 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus. Presentation MTA Pakistan
01.30 Q/A Session: Rec. 19.03.95 – With English Speaking guests, at Mahmood Hall, London.
02.30 MTA Lifestyle: Perahan ' Tips on Sewing' Presentation MTA International
02.40 MTA Lifestyle: Al Maa'idah Cookery Programme How to prepare a delicious dish. Presentation MTA Pakistan
03.05 Canadian Horizon: Children's Class No.16 Presentation MTA Canada
04.20 Computers for Everyone: Informative set of Lectures on how to use a computer. Topic: 'The Storage Disk-Hard and Floppy' Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
04.50 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.248
06.10 MTA International News:
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.80 Rec.26.09.95
07.30 Sindhi Service: F/S 28.03.97 ® Presentation MTA Pakistan
08.35 Question & Answer Session: ®
09.40 Islami Adaab: A series of lectures on Islamic Etiquette, by Imam Rashed Sb. Topic ' Aadabe Namaz'
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel A documentary about a visit to the Island of Capri by boat and chair lift
11.35 Al Maa'idah ®
12.05 Tilawaat, Darse Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session Rec: 20.05.94
13.50 Bangla Shomprachar: Rec 07.06.96
15.00 Tarjamatul Qur'an Class no. 248 rec. 27.05.98
16.05 Children's Corner: Waaqifeen-e-Nau ®
16.40 French Service.
17.40 German Service.
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.73 ®
19.40 Arabic Service.
20.45 Question & Answer Session in English ®
21.50 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.00 MTA Lifestyle: Al Maa'dah ®
22.20 Tarjumatul Quran Class: ®
23.30 MTA Travel ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, April 19, 2002 | Issue No. 16

جزائر فجی کا ۳۲واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۱۲، ۱۳ر جنوری ۲۰۰۲ء

وزیر داخلہ اور خاتون وزیر برائے ویمن ویلفیئر کی جلسہ میں شمولیت اور جماعت کی تعلیمی وتربیتی میدان میں خدمات پر خراج تحسین

طارق احمد رشید۔مبلغ سلسلہ جزائر فجی

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ فجی کا ۳۲واں جلسہ سالانہ ۱۲، ۱۳ر جنوری بروز ہفتہ، اتوار اپنی تمام تر روایات کے مطابق مسجد فضل عمر صووا ہیڈکواٹرز جزائر فجی میں منعقد ہوا۔

تیاری جلسہ:۔

جلسہ سالانہ سے دوماہ قبل محترم امیر صاحب نے نائب امیر فجی مکرم منشی طاہر حسین صاحب کو افسر جلسہ سالانہ اور ان کے ساتھ دونائبین کا تقرر فرمایا اور رمضان المبارک سے قبل جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی اور مختلف شعبہ جات کے حوالہ سے ذمہ داریاں سونپ دی گئیں۔

جلسہ کا پہلا دن

☆افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی جزائر فجی کے وزیر داخلہ وامیگریشن آفیسر جوکیتانی ڈکانہ سینگا تھے۔ وہ جب صووا ہیڈکواٹرز میں مسجد فضل عمر پہنچے توان کی آمد پر محترم امیر صاحب نے ان کا استقبال کیا اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی نے اس موقعہ پر جزائر فجی کا جھنڈا لہرایا اور محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز صبح ۹:۴۰ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

ہے شکر رب عزوجل خارج ازبیاں

سے چند اشعار انگریزی ترجمہ کے ساتھ پیش کئے گئے۔ بعدازاں مکرم اقبال خان صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے جماعت کی طرف سے تمام معزز مہمانوں، مذہبی تنظیموں کے نمائندوں، امریکہ اور فرانس کے سفارت خانہ سے آنے والے خصوصی نمائندگان اور مہمان خصوصی وزیر داخلہ و امیگریشن افسر جناب جوکیتانی ڈکانہ سینگا کا شکریہ ادا کیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج فجی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور اس کی اہمیت بیان کی۔ امیر صاحب کے خطاب کے بعد دو اور تقاریر ہوئیں جن کا موضوع تھا "اسلام امن کا مذہب" اور "مذہب اسلام کی چند نمایاں خصوصیات"۔ اس کے بعد مہمانوں کو خطاب کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر عیسائی برادری کی طرف سے میتھوڈسٹ چرچ کے ایک خصوصی نمائندہ، سکھوں کے نمائندہ، انٹرفیتھ سوسائٹی کے نمائندہ اور مہمان خصوصی نے خطاب کیا۔

مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں جماعت کی عالمگیر خدمات بالخصوص تعلیمی وتربیتی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ اپنی فکر اور سوچ میں باقی مسلمانوں سے بالکل مختلف ہے۔ آخر پر مہمان خصوصی نے جماعت کو جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ دعا سے قبل محترم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کی خدمت میں انگریزی ترجمہ پر مشتمل قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ جس کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ اس اجلاس میں ۴۳۰ احباب نے شمولیت کی، جن میں سے ۱۳۰ غیر از جماعت مہمان تھے۔

☆نماز ظہر وعصر کے بعد تین مقامات پر مختلف اجلاسات منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس مسجد فضل عمر میں منعقد ہوا، جس میں تمام احمدی مرد حضرات نے شمولیت کی۔ اس اجلاس میں اردو اور انگریزی زبان میں مختلف تربیتی اور تبلیغی موضوعات پر تقاریر ہوئیں

☆دوسرا اجلاس لجنہ اماء اللہ کے ہال ایوان مصطفیٰ میں مستورات کے لئے منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں فجی کی ایک خاتون وزیر برائے وومن ویلفیئر اندی اسینڈا دوادوا بطور مہمان خصوصی تشریف لائیں۔ خواتین کے اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں جن کا موضوع تھا "اسلام میں عورت کا مقام" اور "تربیت اولاد کی ذمہ داری"۔ جس کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب کیا، جس میں انہوں کہا کہ وہ احمدی خواتین کے کردار سے بہت متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ اسلام نے عورت کو جو عزت کا مقام دیا ہے اس کی دوسرے کسی مذہب میں بھی مثال نہیں ملتی۔

☆اس روز کا تیسرا اجلاس فضل عمر لائبریری کے ہال میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس فجین احباب اور مہمانوں کے لئے رکھا گیا تھا۔ جس میں انہیں اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور جماعت کے بنیادی عقائد سے آگاہ کیا گیا۔ تقاریر کے بعد سوالات کا سیشن ہوا۔ خاکسار (طارق احمد رشید) اور مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس اجلاس میں ۴۰ فجین مہمان شامل ہوئے۔

دعوت الی اللہ سیمینار:۔

جلسہ کے پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد دعوت الی اللہ سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات بابت دعوت الی اللہ برموقعہ مجلس شوریٰ فجی ۱۹۸۳ء کا خلاصہ پیش کیا۔ جس کے بعد داعیان خصوصی کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے تبلیغی تجربات احباب کے سامنے پیش کریں۔ بعدازاں شرکاء مجلس کو موقعہ دیا گیا کہ وہ دعوت الی اللہ کے بارے میں اپنی تجاویز پیش کریں۔ آخر پر امیر صاحب نے دعوت الی اللہ سے متعلق نصائح فرمائیں اور اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ کا دوسرا دن

دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا گیا۔

اس روز صبح ۸:۰۰ بجے باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد درج ذیل چار تقاریر ہوئیں۔ سیرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، قرآن کریم اور ہماری ذمہ داریاں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ، وفات مسیح از روئے قرآن وحدیث۔ اس اجلاس کے آخر پر محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۹۰۴ء کے جلسہ سالانہ کے بابرکت خطاب سے اصلاح نفس کے طریق امام الزمان کے الفاظ میں پیش کئے جن میں صحبت صالحین پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر امیر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کے واقعات بھی پیش کئے۔

اختتامی خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیان کردہ اُن خصوصی دعاؤں کی طرف متوجہ کیا جو آپ نے جلسہ میں محض للہ شامل ہونے والوں کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں جزائر فجی کا یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مردانہ اور زنانہ دونوں جلسہ گاہوں میں بک سٹال لگائے گئے تھے۔ جن پر ملینئم لٹریچر رکھا گیا تھا اور یہ لٹریچر مہمانوں کی ایک بڑی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن پر جلسہ کی خبریں

فجی کے تمام سرکاری و غیر سرکاری ریڈیو اسٹیشنز نے مختلف اوقات میں جلسہ کی خبریں نشر کیں۔ اسی طرح فجی ٹیلیویژن نے رات کے خبرنامہ میں نہ صرف خبریں دیں بلکہ جلسہ کی کچھ جھلکیاں بھی پیش کیں۔ اسی طرح اخبارات میں بھی جلسہ کی تصاویر کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔

watch MTA live
audio and video broadcast
Weekly sermons in Urdu / English
Questions & answers and much more
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
Visit our official website
www.alislam.org

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔